ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

16
26

اخبار العالم الاسلامي

صحيفة اسلامية اخبارية جامعة تصدر كل يوم اثنين عن إدارة الصحافة والنشر برابطة العالم الاسلامي بمكة المكرمة
السنة السابعة - العدد ٣٣١ - الاثنين ١٠ جمادى الاولى ١٣٩٣ هـ الموافق ١١ حزيران (يونيو) ١٩٧٣ م - ٢١ الجوزاء ١٣٥١ شمسية

أستقبال حافل لجلالة الفيصل المعظم في الجزائر الشقيقة

القاديانية أقلية غير مسلمة

الأمين العام للرابطة يدعو الحكومات الإسلامية لأن تحذو حذو حكومة كشمير الحرة تجاه هذه الفرقة الضالة المضللة

مكة - اصدر الامين العام لرابطة العالم الاسلامي بيانا يؤيد فيه القرار التاريخي الحاسم الذي اتخذته حكومة كشمير الحرة باعتبار القاديانية اقلية غير مسلمة في البلاد

وكانت الجمعية التشريعية في كشمير الحرة قد اقرت بالاجماع صيغة قرار يقضي بان القاديانية فرقة ضالة لا تمت الى الاسلام بصلة وان من الضروري توضيح مكانتها في المجتمع الاسلامي بانها فرقة خارجة عليه لانها تدعي نبوة احمد القادياني النبي الكذاب .

كما اقرت حكومة كشمير عدة قرارات هامة منها تقرير اجباريه تعلم اللغة العربية في مدارس كشمير .. وان على كل موظف حكومي حفظ ولو جزء من القرآن الكريم ..

ويطالع القارئ الكريم تفاصيل اكثر على ص ٦ - ٧ من هذا العدد .

استقبال حافل لرائد التضامن بالجزائر

الجزائر استقبلت الجزائر الشقيقة امس بحفاوة بالغة رائد التضامن الاسلامي جلالة الملك فيصل المعظم استقبالا رسميا وشعبيا منقطع النظير ، حيث كان في استقبال جلالته عند سلم الطائرة الرئيس هواري بومدين وكبار الشخصيات الجزائرية المسئولة واعضاء السلك السياسي ..

وكان جلالته قد غادر مطار روما الدولي امس بعد زيارة رسمية استمرت ثلاثة ايام ، حققت العديد من المكاسب للقضية العربيه .

وسيقوم جلالته غدا الثلاثاء بزيارة تونس الشقيقة ، حيث

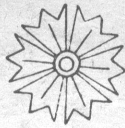
كلمة العدد

ان من المكاسب التي ترسيها وتعمقها هذه الزيارات الملكية الكريمة للدول الشقيقة والصديقة انها تحقق لامتنا العربية ولقضيتها عنصر الحركة المطلوبة ضد كل الحلول الاستسلامية التي تريد ان تفرض من خلالها اسرائيل وامريكا الاعتراف بالامر الواقع . فهذه الزيارات تؤكد ...

قیمت ۳۰ پیسے

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

جلد نمبر ۱۶ یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان شمارہ نمبر ۲۶

تالیف :- امام شمس الدین الذہبیؒ  **ترجمہ :- زاہد الراشدی**

کتاب الکبائر | قسط نمبر ۵

ترکِ صلوٰۃ

ادھوری نماز پڑھنے والے کی سزا!

ادھوری نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی رکوع سجود اور دیگر ارکان نماز کو اطمینان سے ادا نہ کرے اور جلدی جلدی پڑھ لے اس سے قبل :- ”فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون“ کی تفسیر میں گذر چکا ہے کہ نماز میں سہو سے مراد یہ ہے کہ رکوع اور سجود پورے نہ کیے جائیں۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا واپس جاکے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی“ وہ واپس گیا اور دوبارہ اسی طرح نماز ادا کی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر حاضر ہوا اور سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ”ارجع فصل فانک لم تصل“ واپس جا کے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا اور سہ بار نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے جواب کے بعد پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ اس پر اس شخص نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ میں جتنے اچھے طریقہ سے نماز پڑھ سکتا تھا وہ میں نے پڑھ لی۔

اب آپ ارشاد فرمائیں (کہ میری نماز میں کیا کمی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اس کے بعد قرآن پاک کا جتنا حصہ آسانی سے پڑھ سکے پڑھ پھر رکوع کر حتیٰ کہ رکوع میں تجھے اطمینان ہو جائے پھر رکوع سے اٹھ یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تو سجدہ میں مطمئن ہو جائے پھر بیٹھ جا اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ پھر دوسرا سجدہ اطمینان کے ساتھ ادا کر اور اسی طرح باقی نماز پوری کر۔

امام احمد بن حنبلؒ نے ایک بدری صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی پشت رکوع اور سجود کے درمیان سیدھی نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اسے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے بھی روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن صحیح قرار دیا ہے۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس بات پر نص ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور رکوع وسجود کے بعد قومہ اور جلسہ میں اس کی پشت سیدھی نہ ہوئی (یعنی رکوع یا سجدہ کے بعد اٹھ کر فوراً سجدہ میں گر گیا) تو اس کی نماز باطل ہے یہ فرض نماز کے بارے میں ہے اسی طرح دوسرے ارکان میں بھی طمانیت کا حکم ہے۔

نماز کا چور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد ثابت ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

اشد الناس سرقۃ الذی یسرق من صلاتہ قیل وکیف یسرق من صلاتہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا ولا القراءۃ فیھا (رواہ احمد والحاکم)

لوگوں میں سب سے سخت چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ پوچھا گیا کہ نماز سے کیسے چوری کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ نماز میں رکوع، سجود اور قراءۃ پوری نہ کرے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز منافق کی ہے کہ آدمی بیٹھا انتظار کرتا رہے حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو اٹھ کر چار رکعتیں جلدی جلدی پڑھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی بہت کم کرے۔
(متفق علیہ من حدیث انسؓ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہؓ کو نماز پڑھائی ایک آدمی آیا اس نے نماز ادا کی اور رکوع وسجود جلدی جلدی ادا کئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو دیکھتے ہو؟ اگر یہ اس حالت میں مر گیا تو اس کی موت میرے دین پر نہیں ہوگی یہ نماز میں اس طرح ٹھونگے مارتا ہے جیسے کوا (جیسے سوئے) خون میں ٹھونگے مارتا ہے
(اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ فی صحیحہ)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما من مصل الا وملک عن یمینہ وملک عن یسارہ فان اتمھا عرجا بھا الی اللہ تعالیٰ وان لم یتمھا ضربا بھا وجھہ (رواہ الدار قطنی)

جو نمازی بھی نماز ادا کرتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف اور دوسرا اس کے بائیں طرف ہوتا ہے۔ اگر وہ نماز پوری ادا کرتا ہے تو فرشتے اسے آسمان پر لے جاتے ہیں اور اگر پوری نماز نہ پڑھے تو فرشتے اس کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

امام بیہقیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادۃ بن الصامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وضو اچھے طریقہ سے کیا۔ پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا۔ اور اس میں رکوع، سجود اور قراءۃ کو پورے طریقے سے ادا کیا تو وہ نماز اسے کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری اسی طرح حفاظت کرے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ اس کے لئے روشنی اور چمک ہوتی ہے۔ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتی ہے اور نمازی کے لئے شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر اس نے نماز کے

باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ: — مولانا قاری عبدالسمیع
مدیر: — زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۵ رجمادی الاخری ۱۳۹۳ھ مطابق ۶ رجولائی ۱۹۷۳ء — قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۶

مری مذاکرات

ان دنوں مری میں صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو اور اپوزیشن کے پارلیمانی قائدین کے مابین اہم قومی مسائل پر مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ تا دمِ تحریر ان مذاکرات کی تفصیلات منظر عام پر نہیں آئیں، البتہ وفاقی وزیر قانون جناب پیرزادہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان مذاکرات میں اصولی طور پر تمام اہم مسائل کو سیاسی و جمہوری بنیادوں پر افہام و تفہیم کے ذریعے طے کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے، اور تفصیلات طے کرنے کے لئے مذاکرات جاری رہیں گے۔

ہم نے ان کالموں میں بارہا اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ملک کے اہم قومی مسائل کو حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی کی بنیاد نہیں بننا چاہیئے اور نہ اس وقت ملک کسی قسم کی محاذ آرائی کا متحمل ہے۔ بلکہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اہم مسائل طے کرتے وقت جمہوری اصولوں کا دامن نہ چھوڑے اور اپوزیشن کو اعتماد میں لیکر افہام و تفہیم کے ساتھ قومی مسائل کا حل تلاش کرے اور سیاسی مسائل کو سیاسی بنیادوں پر طے کیا جائے۔ کیونکہ اگر سیاسی مسائل کے حل کے لئے غیر جمہوری ذرائع اختیار کیے جائیں تو نتیجہ انتشار، باہمی بد اعتمادی اور بے یقینی کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ حتیٰ کہ ہم مشرقی پاکستان میں اس سے بھی زیادہ تلخ نتائج کا سامنا کر چکے ہیں۔

کچھ عرصہ سے حکومت اور اپوزیشن کے مابین محاذ آرائی، اپوزیشن کی جمہوری سرگرمیوں کو نت نئے ہتھکنڈوں سے کچلنے اور سرحد و بلوچستان میں غیر جمہوری اقدامات کے باعث بے یقینی کی جو فضا قائم ہو چکی تھی اس سے ہر شہری پریشان تھا اور ابھی تک اس غیر یقینی صورت حال کے بادل چھٹنے نہیں پائے۔

ان حالات میں صدر مملکت کی طرف سے اپوزیشن راہنماؤں کو مذاکرات کی دعوت، اور مذاکرات میں پہلے دور میں تمام مسائل کو جمہوری بنیادوں پر حل کرنے کا اصولی فیصلہ یقیناً حوصلہ افزا اور خوش آئند ہے۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر ان راہنماؤں نے حوصلہ، تدبر اور روا داری سے کام لیا تو جلد باہمی اعتماد کی فضا بحال ہو جائیگی اور عوام بے یقینی کی کیفیت سے نجات پا سکیں گے۔

چونکہ مذاکرات جاری ہیں۔ اس لئے ہم سر دست مذکورہ بالا گذارشات کے سوا کچھ عرض نہیں کر سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مذاکرات کے نتائج کو ملک و ملت کے حق میں بہتر بنائیں اور ہمارے راہنماؤں کو مل جل کر قوم کی کشتی کو بھنور سے نکال کر پار لگانے کی توفیق و ہمت عطا فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین!

بلوچستان کا "تاریخی میزانیہ"

گورنر بلوچستان جناب نواب محمد اکبر خاں بگٹی اپنے تمامتر دعاوی کے باوجود صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس بلانے کی ہمت نہیں کر سکے، اور گورنر کو براہ راست بجٹ کی منظوری کا اختیار دینے کے لئے صدر محترم کو عبوری آئین میں ترمیم کرنا پڑی اور اس طرح نواب صاحب نے

"خود کوزہ خود کوزہ گر و خود گِلِ کوزہ"

کے بمصداق بلوچستان کا سالانہ بجٹ منظور کر کے اپنی بجٹ تقریر میں اسے "تاریخی میزانیہ" کا خطاب بھی مرحمت فرما دیا ہے اس لحاظ سے یہ میزانیہ یقیناً "تاریخی" ہے کہ صوبائی اسمبلی کی موجودگی میں اس کا اجلاس بلائے بغیر گورنر صاحب نے از خود بجٹ پیش کیا اور از خود اس کی منظوری بھی دے دی، کیونکہ جمہوریت کی تاریخ میں شاید اس انوکھے واقعہ کی مثال نہ مل سکے۔

مگر ہم جمہوریت کے اس قتلِ عام اور عوام کے منتخب ایوان کی کھلم کھلا توہین کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمارے نزدیک یہ نہ صرف صوبائی اسمبلی بلکہ عبوری آئین اور جمہوری اقدار کی بھی توہین ہے۔

حیرانگی کی بات ہے کہ صدر محترم ایک طرف تو مری میں اپوزیشن راہنماؤں کے ساتھ جمہوریت کی بحالی اور سیاسی اقدار کے تحفظ کے لئے مذاکرات فرما رہے ہیں اور وزیر قانون کے ارشاد کے مطابق تمام قومی مسائل کو جمہوری طریقوں سے حل کرنے کا اصولی فیصلہ ہو گیا ہے۔ مگر دوسری طرف بلوچستان میں جمہوریت کے ساتھ اس بیہودہ مذاق اور عوامی نمائندگان کی توہین کے عمل کو بھی ان کی عملی سرپرستی حاصل ہے۔

آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ اور بلوچستان میں عوام کے منتخب نمائندوں کو ان کے حقوق سے کب تک محروم رکھا جائے گا؟

حال ہی میں ایک حکم میں کہا گیا تھا کہ اسمبلی کے ارکان کے فرائض کی ادائیگی میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکے گی۔ کیا نواب بگٹی کی ہٹ دھرمی بلوچستان اسمبلی کے ارکان کی ادائیگی فرض میں رکاوٹ نہیں؟

بہر حال نواب بگٹی کا سالانہ بجٹ از خود پیش کرنا اس بات کا کھلم کھلا ثبوت ہے۔ کہ وہ اور ان کی خود ساختہ غیر جمہوری کابینہ صوبائی اسمبلی کا اعتماد حاصل کرنے میں قطعاً ناکام ہو چکی ہے اس لئے انہیں اپنی کابینہ سمیت گورنر کے عہدہ سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اگر بلوچستان اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پانی کا پورا انتظام کر دیا جائے

تو ہم غلہ کے معاملہ میں خود کفیل ہو سکتے ہیں

بجٹ میں اسلام کی تبلیغ و تعلیم کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی

قومی اسمبلی میں وفاقی بجٹ پر مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

جناب سپیکر! اس میں شک نہیں کہ ۱۹۷۱ء کی بھارتی جارحیت کے بعد پاکستان کی دفاعی، اقتصادی اور سیاسی حالات قابل تعریف نہ تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا ہے۔ بجٹ میں چار ارب ۴۳ کروڑ روپے دفاعی اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں پاکستان نصف کٹ جانے کے بعد دفاع کے لئے تقریباً اتنی ہی رقم خرچ کرنا دل خوش کن ہے۔ ہماری درآمدات اور برآمدات کا اندازہ بھی ۸۵ کروڑ اور ۴۷ کروڑ روپے کا ہے۔ اس سے پاکستان کے اچھے مستقبل کی امیدیں کی جا سکتی ہیں۔

مگر بجٹ کی چند باتوں پر روشنی ڈالنی ضروری ہے بجٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ چھ ہزار ٹریکٹر اور ایک ارب روپے کی کیمیاوی کھاد درآمد کی جائے گی۔

جناب والا! اگر یہ اشیاء بلکہ تمام ضروری چیزیں خود ملک میں بنائی جائیں اور ہمارا ملک خود کفیل ہوتا تو اربوں روپے کا زرمبادلہ بچایا جا سکتا تھا۔ ہمارا پڑوسی ملک ٹینک، ہوائی جہاز وغیرہ ضروری جنگی چیزیں عرصہ سے خود تیار کر رہا ہے بلکہ راڈار سسٹم وہ اپنا چلا رہے ہیں — اسلام نے تیاری سے نہیں روکا، بلکہ قرآن پاک نے حکم دیا ہے کہ:—

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ۔

(ترجمہ) اور ان کے مقابلے کے لئے جہاں تک ہو سکے ہر طرح کی قوت تیار کرو، خاص کر گھوڑوں کے (رسالے) رباط۔ تاکہ تم ان کے ذریعہ اپنے اور خدا کے دشمنوں کو ڈرا سکو۔

ظاہر ہے کہ دشمن پر پورا رعب تبھی پڑ سکتا ہے، جب ہم تمام چیزیں خود تیار کریں۔ دوسروں کے دست نگر رہیں تو اس میں ہر وقت تبدیلی کا امکان ہے۔ میں نے ایک سوال پوچھا تھا کہ واہ فیکٹری میں بعض سامان خراب بنا تھا، اس کا جواب نفی میں دیا گیا تھا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ بعض ملکوں سے ہمارا بھیجا ہوا سامان نامنظور کیا گیا۔

بجٹ میں بلوچستان میں دو سو ٹیوب ویل لگانے کا ذکر ہے۔ لیکن یہ ناکافی ہے۔ بلوچستان بڑا وسیع رقبہ ہے۔ اس کے لئے پانی کی بہم رسانی بڑی ضروری ہے اگر حکومت پاکستان بلوچستان اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پانی کا پورا انتظام کر دے تو ہم غلے میں نہ صرف خود کفیل ہو سکتے ہیں بلکہ ہم بڑی مقدار میں برآمد بھی کر سکیں گے۔

حکومت کا فرض ہے کہ وہ بالاکوٹ، کاغان و ضلع ہزارہ کے علاقہ میں لکڑی کے کارخانے قائم کرے جہاں کے پہاڑوں میں اربوں روپوں کی لکڑی موجود ہے۔ اسی طرح اس علاقے میں نالوں پر چھوٹے بند تعمیر کئے جائیں جن سے سینکڑوں رقبے سیراب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۶۲ء کی ون یونٹ گورنمنٹ کی اسمبلی مغربی پاکستان میں ایک قانون بنایا گیا تھا۔ جس کی رو سے سندھ میں پرانے زمینداروں پر ٹیکس لگایا گیا تھا۔ جس کا نام خوش حیثیتی ٹیکس تھا۔ لیکن اس ٹیکس سے ان مربعہ خوروں کو مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ جن کو بڑی تعداد میں مربعے ملے ہیں۔

یہ مربعہ جات گدو بیراج اور غلام محمد بیراج سے سیراب ہوتے ہیں۔ یہ طرز عمل قانون کی یکسانیت کے بالکل خلاف ہے۔ حکومت یا تو پرانے سندھیوں سے یہ ٹیکس معاف کر دے یا مفت خور مربعہ جات کے مالکوں پر ٹیکس لگا کر بجٹ کے مالیات میں اضافہ کرے۔

حکومت نے ٹیکسیشن کے سلسلے میں یہ بھی بتایا کہ وہ آمدنی اور جائداد کی صحیح تشخیص کرائے گی اور اس کے لئے جج مقرر کرے گی۔ اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ انہی تشخیص کنندہ افسران نے مصیبت ڈھائی ہوئی ہے اگر کوئی دوکاندار ان کی جیب گرم کر دے۔ اس پر تھوڑا ٹیکس تشخیص ہو جاتا ہے۔ ورنہ وہ بیچارا مارا جاتا ہے۔ ضرورت دیانتدار افسروں کی ہے۔ مجھے ایک قصہ یاد آیا انگریز کے زمانہ میں اسمبلی سرحد میں کسی نے کہا کہ ہندوؤں کو بھی پولیس میں بھرتی کیا جائے۔ اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ پھر تو ہندو پولیس میںوں کی حفاظت کے لئے ہم کو اور پولیس بھرتی کرنی ہوگی۔ یہی حال موجودہ معاشرہ میں رشوت کا ہے۔

بجٹ میں محترم وزیر خزانہ نے خوشخبری دی ہے کہ ملک میں تیرہ کارخانے چینی بنانے کے لئے قائم کئے جائیں گے جناب والا! مجھے یاد ہے کہ جب ملک میں چینی کے کارخانے نہ تھے۔ چینی ایک روپے کی ساڑھے تین سیر ملتی تھی۔ جب کارخانے قائم ہوئے، چینی ساڑھے تین روپے سیر بھی نہیں ملتی۔ ہمیں ان کارخانوں سے کیا فائدہ؟

اسی طرح جب کپڑے کی ملیں نہ تھیں۔ ہم کو سولہ ہزار نمبر کا مشہور اور بہترین لٹھا ہرگز ملتا تھا، جو آج چار روپے فی گز بھی نہیں ملتا۔ ان سینکڑوں کارخانوں سے ملک کو کیا آرام پہنچا۔ عوام کی آسائش پر سوچنا چاہئے۔

حکومت نے ایک اور خوشخبری بھی سنائی ہے کہ پپری کے مقام پر فولاد کا کارخانہ قائم ہوگا۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ ملک میں فولاد کے اور کتنے کارخانے ہیں اور ان کی کارکردگی کیا ہے؟

جناب والا! اب حال یہ ہے کہ بعض کمپنیوں نے سرکاری اعلان کے بعد دو لاکھ دس ہزار روپے گاڑیاں منگانے کے لئے بطور بیعانہ دیئے۔ جن پر دس مہینے گذر گئے ہیں گاڑیاں آرہی ہیں اور خاص لوگوں کو پرمٹ دیئے جا رہے ہیں۔ جو ان گاڑیوں سے روپے کما رہے ہیں۔ اور جن بیچاروں نے روپے دیئے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنے روپے بمعہ سود کے واپس لے لو۔ اس اندھیر نگری کا انسداد ضروری ہے۔

آخر میں عرض یہ ہے کہ اس بجٹ میں اسلامی تبلیغ و تربیت کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی۔ جس کی باہر اور اندرون ملک سخت ضرورت ہے۔ خاص کر اس لئے کہ اب یہ ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور ہمارا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ اس لئے ہم پر اس سلسلہ میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حکومت کو اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں محترم صدر پاکستان کی اس بلوچستانی تقریر سے مطمئن ہوں کہ ہماری خارجہ سیاست بہترین ہے۔ کوئی گورا خان اب پاکستان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ چاہے گورا خان یا کالا خان۔ چاہے مشرق سے ہو یا مغرب سے۔ جو پاکستان کی تخریب یا تقسیم چاہے گا ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ بھارتی سورماؤں کے چیخنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب ان کو ہمارا دفاع مضبوط نظر آ رہا ہے۔ یہ بات بڑی حد تک اطمینان بخش اور دل خوش کن ہے۔

ایک بار قیصر روم نے مدینہ منورہ کو اپنا سفیر بھیجا کہ دیکھو مدینہ منورہ کے حالات معلوم کر کے رپورٹ کرو کہ آخر مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب کیا ہیں۔ ان کی فوجی چھاؤنیاں، ان کے محلات اور ان کی عدالتیں کیسی ہیں۔ آخر کیا بات ہے کہ یہ جدھر منہ کرتے ہیں، فتح ان کے پاؤں چومتی ہے سفیر مدینہ منورہ آیا۔ دیکھا کہ کچے کچے مکانات ہیں۔ وہ سمجھا، شاید کسی اور گاؤں میں آ پہنچا ہوں۔ اس نے دریافت کیا۔ کیا مدینۃ الرسول یہی ہے؟ جب انہوں نے تصدیق کی کہ یہی ہے۔ تو حیران رہ گیا۔ پھر اس نے پوچھا کہ شاہی محل (کنگ کوٹھی) کدھر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کوئی شاہی محل نہیں ہے امیر المومنین عمرؓ بھی اسی طرح کے کچے مکان میں رہتے ہیں۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ ہائیکورٹ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں

(باقی صہ ۱۳ پر)

تحریکِ اسلامی اور اس کے تقاضے

(از قائدِ جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ)

قائدِ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے ۲۴ مئی ۷۵ء کو مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ضلعی عہدیداروں کے اجلاس اور بعدازاں جماعتی کارکنوں کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیمی صورتِ حال اور ملکی سیاسیات و حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

جناب شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان اور مدیر ترجمان اسلام نے علی الترتیب دونوں اجلاسوں کی رپورٹ قلمبند کی۔ اس رپورٹ کی روشنی میں مفتی اعظم کے خطاب بلیغ کے چیدہ چیدہ حصے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں (ادارہ)

علماء اور سیاست

آپ نے فرمایا کہ آج بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مولوی کا سیاست سے کیا تعلق؟ میں کہتا ہوں کہ ہم مجبوراً سیاسیات میں حصہ لے رہے ہیں کیونکہ اس کے سوا دینِ اسلام کی سربلندی اور نفاذ کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

علماء حق نے برصغیر کی سیاست میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اگر علماء کرام آزادی کی جنگ میں حصہ نہ لیتے تو آج اس ملک میں آزادی کا سورج طلوع نہ ہوتا۔ یہ درست ہے کہ آج کی سیاست دھوکہ فریب اور مکاری کا نام ہے۔ مگر اس فرنگی سیاست کی اصلاح کرکے اسے اسلامی سیاست میں تبدیل کرنا بھی فرض ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ علماء کرام سیاست میں حصہ لے کر اس کے رُخ کو موڑیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی قوت کے حصول کے بغیر معاشرہ کی اصلاح اور برائیوں کا خاتمہ نہیں ہو سکتا اور تجربہ نے بات ثابت کردی کہ جہاں سو برس کی تبلیغ کام نہ کر سکی، وہاں سیاسی قوت حاصل ہونے کے بعد حالات تبدیل ہو گئے۔ ہم نے صوبہ سرحد میں حکومت بنانے کے بعد شراب پر پابندی لگائی تو بازاروں، ہوٹلوں اور کلبوں سے شراب کا وجود ختم ہو گیا۔

ہم اسی مقصد کے لئے سیاست میں حصہ لے رہے ہیں اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اس وقت جو آپ کے مقاصد ہیں وہی صحیح مقاصد ہیں۔

دینداری کا غلط مفہوم

مفتی اعظم نے فرمایا کہ بدقسمتی سے فرنگی اقتدار کے دور میں ہمارے درمیان یہ غلط فہمی پیدا کر دی گئی تھی کہ دیندار اور نیک وہ ہے جو مسجد میں بیٹھ کر یا گوشہ نشین ہو کر عبادت کرتا رہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہو، کفر و الحاد پھیلے، بے حیائی کو فروغ ہو۔ فتنے بڑھتے رہیں۔ مگر اسے ان سے کوئی سروکار نہ ہو۔ وہ اپنے حال میں مست عبادت میں مصروف رہے۔ ہم اس کو متقی، پرہیزگار، نیک اور اللہ والا کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں دینداری کا یہ غلط مفہوم ہے جو سمجھ لیا گیا ہے۔

دین دراصل پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے۔ جو بات آپؐ کے ارشاد و فرمان کے معیار پر پوری اترے گی وہ دین ہے اور اس پر عمل کرنے والا دیندار ہے۔ اور جو بات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف ہے وہ دینداری نہیں۔

اب نماز ہی کو دیکھئے۔ نماز سراسر عبادت ہے نمازی وضو کرکے اللہ کے دربار میں کھڑا ہوتا ہے اور اس کی تعریف و ثناء سے نماز کا آغاز کرتا ہے۔ سبحانک اللھم وبحمدک الخ پڑھتا ہے۔ اس میں خدا کی حمد و ثنا ہے۔ پھر سورہ فاتحہ پڑھتا ہے۔ اس کے بعد قرآن پاک کا کوئی حصہ تلاوت کرتا ہے۔ پھر رکوع و سجود کرتا ہے۔ یہ سارے ارکان عبادت ہیں۔ اور نماز ان بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے۔ مگر یہی نماز جو عبادت ہے طلوعِ شمس، زوال اور غروب کے وقت اگر ادا کی جائے تو نماز کی حیثیت اختیار کرنا عبادت نہیں بلکہ گناہ ہے۔ کیونکہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف ہے۔ اسی طرح روزہ ہے۔ روزہ بہت بڑی عبادت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مومن کی ڈھال قرار دیا ہے۔ مگر سال میں پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بلکہ اگر روزہ رکھ لیا تو توڑنے کا حکم ہے۔ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) ایسے دن ہیں۔ جن میں روزہ رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے۔ یہی صورتِ حال حج میں ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد عرفات میں قیام اتنی بڑی عبادت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرفات میں قیام کرنے والے کے گناہ یوں دھل جاتے ہیں۔ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے وقت گناہوں سے پاک تھا۔ مگر اسی عرفات میں اس دن زوال سے قبل یا کسی اور دن قیام ویسی عبادت نہیں بلکہ اگر سارا سال کوئی شخص عرفات میں رہا مگر ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد وہاں نہ ٹھہرا وہ حاجی نہیں بخلاف اس شخص کے جو اس روز زوال کے بعد صرف پانچ منٹ کے لئے ہی عرفات میں ٹھہر گیا۔ باقی سارا سال وہاں نہیں گیا وہ حاجی شمار ہوگا۔ یہ اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔ اور دینداری، تقویٰ، پرہیزگاری اور نیکی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی پیروی کی جائے۔

اب دیکھئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی ہے نوافل بھی ادا کئے ہیں۔ تہجد بھی پڑھی ہیں۔ آپ اتنی دیر تک نوافل اور تہجد پڑھتے رہتے تھے کہ ایک روایت ہے کہ حتیٰ تورمت قدماہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ نے جہاد میں بھی حصہ لیا ہے۔

بدر کے میدان میں آپ کے ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ کفار سے لڑ رہے ہیں۔ احد کے میدان میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ غزوۂ احزاب میں آپ صحابہ کرامؓ کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف ہیں اور غزوۂ حنین میں جب وقتی آزمائش کے طور پر تیروں کی بارش میں آپ کا لشکر تتر بتر ہو گیا تو آپ سفید خچر پر سوار

انا النبی لا کذب انا ابن المطلب

کا رجز پڑھتے ہوئے تیروں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں انفرادی و اجتماعی عبادات نماز روزہ حج زکوٰۃ کا حکم دیا ہے وہاں کفر و الحاد کے مقابلہ میں اپنی قوتیں اور وسائل صرف کر کے جہاد کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

نماز اور جہاد میں فرق

بلکہ میں کہتا ہوں کہ ایک لحاظ سے جہاد نماز پر مقدم ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر نماز اور جہاد آپس میں متعارض ہوں تو حکم یہ ہے کہ دونوں کو جس حد تک آپس میں جوڑ سکتے ہو اکٹھا ادا کرو۔ حتیٰ کہ صلوٰۃ خوف کی ترکیب بتائی گئی۔ اور پھر ارشاد ہوا کہ اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو فرجالا اور کبانا پیدل یا سوار بھی اشارہ سے پڑھ سکتے ہو۔

لیکن اگر میدان جہاد میں جہاد کے دوران نماز ادا کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو حکم یہ ہے کہ نماز کو مؤخر کردو اور جہاد کا فرض ادا کرو۔ کیونکہ نماز کی قضا ہے مگر جہاد کی قضا نہیں۔

اس لئے جس طرح اگر ایک شخص کفر کے مقابلہ میں

جہاد کرتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے نماز نہیں پڑھتا ... وہ فاسق ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی فاسق ہے جو نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج تو ادا کرتا ہے۔ مگر کفر و الحاد کے مقابلہ میں اپنے وسائل صرف نہیں کرتا اور جہاد کے فریضہ کا تارک ہے۔

جہاد کی اقسام

اسلام نے جہاد کے لئے تیاری کا حکم دیا ہے اور ارشاد باری ہے کہ جہاد کے لئے اتنا سامان تیار کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ اس زمانہ میں طاقت تلوار اور گھوڑ سواری کا نام تھا۔ تب اس کا حصول فرض تھا۔ اور آج طاقت ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور جدید اسلحہ کا نام ہے۔ اس لئے آج اس کی تیاری فرض ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت بلکہ تمام مسلم حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے وسائل یکجا کر کے ایٹم بم اور دیگر جدید اسلحہ بنائیں۔ کیونکہ آج کفر کے مقابلہ میں اس ہتھیار کا حصول ضروری ہے۔ جس سے دشمن مسلح ہے۔ آج اسباب کی دنیا ہے۔ اسباب کا مقابلہ اسباب سے ہوگا۔ آج وہ روحانیت موجود نہیں کہ دنیا جہان کی پروا کئے بغیر محض خدا کے سہارے میدان جنگ میں کود پڑیں جو وہ ایمان صحابہ کرامؓ کو میسر تھا۔ یا تو ویسا ایمان پیدا کرو اور خدا کو راضی کرو۔ پھر خدا مرضی اور مدد تمہارے ساتھ ہوگی تو خواہ تمہارے پاس کچھ نہ ہو، دنیا کی تمام قوتیں تمہارے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ لیکن اگر وہ راستہ اختیار نہیں کرتے تو کم از کم اسباب کی دنیا میں ہی تیاری مکمل کرو۔ یہ تیاری بیرونی کفر کے مقابلہ میں ہے۔ اندرونی کفر کے لئے ہم یہ راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔ ملک کے اندر کفر و الحاد کے مقابلہ کے لئے تلوار و توپ سے نہیں بلکہ سیاسی قوت سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ آپ کو ملک میں کفر کی راہ روکنے اور اسلام کی سربلندی کے لئے سیاسی، قانون ساز اور پالیسی ساز اداروں پر قبضہ کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر آپ ملک کے اجتماعی نظام میں تبدیلی نہیں لا سکیں گے۔

تجربہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ آج قومی اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کی سات نشستیں ہیں اور دوسرے علماء بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسمبلی میں دین کے خلاف بات کرنا مشکل ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی اور علماء کے باہمی اتحاد ہی کی وجہ ہے کہ ہم اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دینے، مسلمان کی تعریف متعین کرانے اور صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان کی شرط تسلیم کرانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

قادیانی سازشیں

آپ نے کہا، جے۔ اے رحیم اور عبدالقیوم خان مسلمان کی تعریف پر بے حد تلملائے۔ مگر ان کی بات نہ چلی اور ہم آئین میں بنیادی باتیں شامل کرانے میں کامیاب ہوئے۔ قادیانی آج پھر سازشیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم نے قادیانیوں کا نام لئے بغیر مسلمان کی دستوری تعریف کا تعین کرا کے انہیں غیر مسلم قرار دینے کی دستوری بنیاد فراہم کر لی ہے

اور یہی بات آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر [illegible] میں معاون ہوئی ہے۔ قادیانیوں نے آزاد کشمیر کے صدر کے خلاف بہت سازشیں کیں مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ہم نے بھی اس سلسلہ میں جو ہم سے ہو سکتا تھا کیا۔ مگر ایک بات عرض کرتا ہوں کہ یہ گروہ اتنا منظم ہے کہ بہت قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود اپنی تنظیم کی وجہ سے اثر انداز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد اقلیت پر قادیانیوں نے صدر بھٹو کو نوے ہزار احتجاجی تار ارسال کئے اور اس طرح اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔

آج قادیانی پاکستان کی سیاسیات، معاشیات پر اس طرح مسلط ہو چکے ہیں۔ جس طرح امریکہ کی سیاسیات و معاشیات پر یہودیوں کا تسلط ہے۔ تمام اہم فیصلے قادیانیوں کی مرضی سے ہوتے ہیں۔

ہم نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی

آپ نے کہا۔ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم پاکستان کے مخالف تھے۔ یہ جھوٹ اور الزام ہے۔ ہم نے اسلامی نظام یا پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ اسلامی نظام کے لئے تو ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ ہم نے صرف یہ کہا تھا کہ جو گروہ پاکستان کا نعرہ لگا کر اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کرتا ہے اسے دیکھو کہ کیا وہ اسلامی نظام نافذ بھی کر سکتا ہے یا نہیں کیونکہ جو شخص اپنی مرضی سے اپنے چھ فٹ کے وجود پر جہاں اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اسلام کا نفاذ نہیں کرتا، اس سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ لاکھوں مربع میل کے ملک میں اسلام نافذ کرے گا۔ ہم نے صرف قوم کو اس بات سے خبردار کیا تھا کہ کہیں اسلام اور پاکستان کے نام سے دھوکہ نہ کھا جانا۔ مگر وہی بات ہوئی اور یقین جانئے۔ چودہ سو سال میں اسلام کے ساتھ اتنی غداری نہیں ہوئی جتنی ۲۵ برس میں پاکستان میں ہوئی ہے۔ پاکستان اسلام اور لا الٰہ الا اللہ کے مقدس عنوانات سے قوم کو دھوکہ دیا گیا۔ ملک میں اسلام کے نام سے کفر و الحاد اور بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دیا گیا۔

روٹی، کپڑا اور مکان

آپ نے کہا۔ جب اسلام اور نظریہ پاکستان کے نعرے پرانے ہو گئے تو ایک اور مداری آیا، اور اس نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگا کر عوام کو پیچھے لگا لیا۔ ۲۴ سال سے ستائے ہوئے عوام نے نعرہ سنا تو یہ بھی نہ سوچا کہ کسان کو زمین دینے کا نعرہ لگانے والا کہیں خود تو کسان کا خون نہیں چوستا۔ مزدور کو کارخانہ دلانے کا دعویدار کہیں خود تو مزدوروں کا قاتل نہیں۔

اس نے کسان سے پوچھا تجھے کیا چاہئیے؟ اس نے جواب دیا۔ میں سارا سال محنت کرتا ہوں۔ مگر غلہ مالک کے گھر چلا جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ زمین میری ہو جائے۔ اس نے کہا۔ جاؤ زمین تمہاری ہوئی۔ مکان پر پارٹی کا جھنڈا لگا لو۔ مزدور سے دریافت کیا۔ تجھے کیا چاہئیے۔ اس نے کہا۔ میں کارخانہ میں محنت مزدوری کرتا ہوں کارخانہ میں میرا بھی حصہ ہو۔ اس نے کہا۔ جاؤ کارخانہ تمہارا ہوا۔ مکان پر پارٹی کا جھنڈا لگا دو۔

دکاندار سے سوال کیا۔ تم کیا مانگتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ سارا مہینہ کمائی کرتا ہوں۔ مگر اس کا ایک حصہ مجھے دکان کے کرایہ میں دینا پڑتا ہے۔ میں چاہتا ہوں، دکان میری ہو جائے۔ اس نے کہا۔ جاؤ تمہاری ہوئی۔ پارٹی کا جھنڈا لگا لو۔ سب نے پارٹی کے جھنڈے لگائے الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔ مگر کسی کو کچھ نہ ملا بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جتنے مزدور اس ۲½ سال کی مدت میں سرکار کی گولی سے ہلاک ہوئے ہیں، ۲۵ برس میں نہیں ہوئے۔

پنجاب کے عوام سے گلہ

مفتی صاحب نے فرمایا۔ مجھے پنجاب کے عوام، طلباء، دانشوروں، وکلاء اور تعلیم یافتہ حضرات سے گلہ ہے کہ آپ لوگ جذبات میں بہہ کر نعرہ لگانے والے کے پیچھے بلا سوچے سمجھے چل پڑتے ہیں۔ آخر سرحد اور بلوچستان کے عوام کے سامنے بھی یہی نعرہ لگایا گیا تھا۔ وہ ان پڑھ مفلس اور سادہ ہونے کے باوجود اس نعرہ کا شکار نہ ہوئے۔ سرحد سے پیپلز پارٹی کی جذباتی سیاست کو قومی اسمبلی میں صرف ایک نشست ملی اور وہ رکن بھی آج پارٹی سے باغی ہو چکا ہے۔ اور بلوچستان سے ایک نشست بھی نہ ملی۔ آخر وہ پہاڑوں میں رہنے والے اور تعلیمی لحاظ سے پسماندہ لوگ اس جادو کا شکار کیوں نہ ہوئے۔ اور پنجاب کے دانشور اس جذباتی سیاست کے پیچھے کیوں چل پڑے؟

آپ نے کہا اے اہل پنجاب! آپ کو اس بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔ اور ہم اس لحاظ سے بھی آپ سے شکایت رکھتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے سرحد و بلوچستان کو عذاب سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ سرحد و بلوچستان نے جذباتی سیاست کو مسترد کر دیا تھا۔ مگر آپ کے فیصلہ کی وجہ سے ان دو صوبوں پر بھی یہ عذاب مسلط ہو گیا۔

ہم اگر صحیح فیصلہ کریں تو بھی آپ کی غلطی سرحد و بلوچستان پر مسلط ہو جاتی ہے۔ اس لئے پنجاب والو! تم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اپنی ذمہ داری کو پہچانو اور جذباتی نعروں کے پیچھے لگنے کی بجائے حقیقت کا ساتھ دو۔

بلوچستان کے ارکان اسمبلی کو سلام

مفتی اعظم نے حکومت کی طرف سے لالچ، دھونس اور دباؤ کے مقابلہ میں بلوچستان کے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان کی استقامت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا، میں ان غیور اور محب وطن ارکان اسمبلی کو سلام کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہر لالچ اور ہر دباؤ کو ٹھکرا کر اصول پرستی کا شاندار مظاہرہ کیا۔ ان ارکان کو اتنی بڑی بڑی لالچ دی گئی کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے اتنا بڑا بڑا لالچ دیا گیا۔ (باقی صــــ پر)

جمعیتہ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور کا انتخاب

جمعیتہ علماء اسلام ضلع لاہور کا انتخابی اجلاس ۲۳ جون بروز ہفتہ شام ۴ بجے مدینہ آئس فیکٹری قصور میں زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی منعقد ہوا۔ لاہور شہر کے علاوہ متعدد دیگر شاخوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ لاہور کا وفد میاں محمد حنیف صاحب کی قیادت میں شریک ہوا۔ میاں محمد حنیف صاحب اور جناب نذیر سیال نے تنظیمی امور پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں ضلعی ناظم انتخابات میاں محمد حنیف صاحب کی نگرانی میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر ڈاکٹر عبدالرشید ایم بی ایس باغبانپورہ لاہور
نائب امیر مولانا محمد ابراہیم انارکلی لاہور
نائب امیر چودھری رحمت اللہ موضع شیخم تھانہ سرائے مغل چونیاں
ناظم عمومی حاجی محمد شفیع صاحب مدینہ آئس فیکٹری قصور
ناظم مولانا عبدالسبحان صاحب خطیب چک ۴۲ پتوکی
ناظم خواجہ محمد اسلام صاحب کھڈیاں
ناظم نشر و اشاعت مولانا حمید الرحمٰن صاحب لاہور
خازن حاجی محمد یوسف صاحب قصور

انتخاب جمعیتہ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ

بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء بمقام منڈی چوہڑکانہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ

امیر مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹ
نائب امیر ۱ حاجی محمد ابراہیم صاحب شیخ شیخوپورہ
نائب امیر ۲ ڈاکٹر عبدالحق صاحب تارڑ منڈی مریدکے
ناظم عمومی مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی منڈی چوہڑکانہ
ناظم ۱ مولانا خان محمد صاحب خانقاہ ڈوگراں
ناظم ۲ مولانا محمد عالم صاحب ملیاں کلاں
خازن مفتی غلام مرتضیٰ صاحب شاہکوٹ
سالار مولوی محمد اسحاق صاحب
مبلغ مولانا حسین علی صاحب وار برٹن

نمائندگان برائے جمعیتہ صوبہ پنجاب

(۱) مولانا محمد احمد صاحب میاں علی (۲) مولانا عبداللطیف صاحب انور شاہ کوٹ (۳) مولانا محمد یعقوب ربانی چوہڑکانہ (۴) ڈاکٹر عبدالحق تارڑ منڈی مریدکے (۵) مولانا محمد عالم صاحب ملیاں کلاں (۶) شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب شیخوپورہ (۷) مفتی غلام مرتضیٰ صاحب شاہکوٹ (۸) مولانا علی محمد صاحب چک ۱۷ کوڑیال (۹) مولانا نذیر احمد صاحب جمشیر (۱۰) مولانا خان محمد صاحب خانقاہ ڈوگراں (۱۱) حافظ فتح محمد صاحب بچیکی۔

جمعیتہ ضلع شیخوپورہ کی شاخوں کے انتخابات

شیخوپورہ

امیر الحاج شیخ محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر ۱ شیخ عبدالحمید صاحب
نائب امیر ۲ شیخ محمد یوسف
ناظم عمومی الحاج سید امین گیلانی
ناظم ۱ محمود سعید دہلوی
ناظم ۲ چوہدری عبدالرشید
خازن رانا عبدالحق
ناظم نشر و اشاعت محمد اکرم پہلوان

میاں علی

سرپرست حضرت مولانا محمد شعیب صاحب
امیر مولانا محمد احمد
ناظم عمومی قاری محمد یوسف
خازن عبدالرحمٰن

ضلعی نمائندگان :۔ مولانا محمد احمد۔ قاری محمد یوسف حضرت مولانا محمد شعیب صاحب

الیسر کے

امیر مولانا محمد جعفر
نائب امیر محمد یوسف
ناظم عمومی محمد صدیق
ناظم سلیمان صاحب
خازن مولوی جہانگیر صاحب
ناظم نشر و اشاعت عبدالرشید صاحب
سالار رحم دین نمبردار

ضلعی نمائندگان :۔ مولانا محمد جعفر۔ مولوی جہانگیر۔ رحم دین نمبردار۔ محمد صدیق۔

گرڈھا نوالہ

امیر علی نواز صاحب
نائب امیر عبدالغفور "
ناظم عمومی تاج علی "
نائب ناظم محمد صدیق "
خازن محمد شریف "
سالار محمد صدیق "

ضلعی نمائندگان :۔ محمد رفیق صاحب۔ محمد شریف صاحب

برڑ

امیر مولانا محمد اجمل صاحب
ناظم عمومی حافظ عبدالکریم قریشی
خازن صغیر احمد قریشی
سالار مقصود احمد

ضلعی نمائندگان :۔ مولانا محمد اجمل۔ حافظ عبدالکریم صغیر احمد قریشی۔ مقصود احمد۔

منڈی وار برٹن حلقہ ۱

امیر الحاج چوہدری محمد علی آڑھتی
نائب امیر مولانا محمد نجیب اللہ خاں
ناظم عمومی مولوی حسین علی
ناظم شیخ نور الٰہی
ناظم نشر و اشاعت ضیاء الرحمٰن ساقی
خازن صوفی شیخ محمد علی
سالار عبدالحق انصاری

ضلعی نمائندگان :۔ حاجی محمد علی۔ مولانا نجیب اللہ خاں مولوی حسین علی۔ محمد ابراہیم انصاری۔ رحیم بخش۔ شیخ نور الٰہی ملک لیاقت علی۔ منشی محمد افضل۔ عبدالحق انصاری ضیاء الرحمٰن ساقی۔ محمد اسلم۔ منشی سردار علی۔ شوکت علی۔ برکت اللہ۔ صوفی محمد علی۔ ملک محمد اسحاق۔ منشی سردار علی ۲

منڈی وار برٹن حلقہ ۲

امیر چوہدری عبدالرشید
نائب امیر ۱ حاجی غلام احمد
نائب امیر ۲ شیخ بشیر احمد
ناظم عمومی حاجی نور احمد
ناظم حافظ محمد طفیل
خازن مستری میاں شاہ محمد

سچا سودا

امیر مولوی مبارک علی
ناظم عمومی عبدالرحیم روپڑی
ناظم بشیر احمد جاوید
خازن غلام محمد راجپوت
سالار محمد خاں ورک

ضلعی نمائندگان :۔ مولوی مبارک علی۔ محمد خاں۔ بشیر احمد جاوید

خانقاہ ڈوگراں

امیر مولانا خان محمد
نائب امیر حاجی محمد شفیع صاحب
ناظم عمومی میاں صابر حسین
ناظم مولوی محمد اسحاق
خازن محمد احمد دین
سالار قاری محمد امین

ضلعی نمائندگان :۔ مستری نور محمد۔ مولوی خان محمد۔ مولوی محمد اسحاق رحیم بخش۔

اجنیانوالہ

امیر سید محمد صادق نائب امیر سید سلیم شاہ صاحب
ناظم عمومی شبیر حسین شاہ نائب ناظم مقبول حسین شاہ
خازن سید عبدالصمد سالار راجہ محمد حیات

ضلعی نمائندگان :۔ دلبر حسین شاہ۔ محمد ابراہیم۔ نصیر خاں نصراللہ خاں۔ عبدالخالق۔ ولی شاہ صاحب۔ عبدالعزیز شاہ ذکریا شاہ۔

صوبہ سرحد میں سمگلنگ، غنڈہ گردی، گرانی اور بلیک مارکیٹنگ کا فوری خاتمہ کیا جائے

مولانا سید گل بادشاہ کی ملی خدمات پر زبردست خراج تحسین

جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۷۳ء جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سرحد کی مجلس شوریٰ کا ایک ہنگامی اجلاس صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ کی علالت کی وجہ سے قائد جمعیتہ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کا آغاز مولانا محمد عثمان صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد صاحبزادہ عبدالباری جان ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سرحد نے امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ کا ایک تحریری بیان بستر علالت سے بھیجا ہوا پڑھ کر سنایا۔ جس پر مجلس شوریٰ نے مولانا موصوف کی خدمات کو سراہا۔ اور ان کی خدمات کو ایک ناقابل فراموش کارنامہ قرار دیا۔ ان کی صحت یابی کے لئے پرخلوص دعا کی گئی۔

بعد ازاں صوبائی آفس سیکرٹری محمد ایاز بغوی نے ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ء سے ۱۰ جون ۱۹۷۳ء چھ ماہ کا گوشوارہ خرچ پیش کیا۔ جس کی تصدیق شوریٰ نے بالاتفاق کی ایجنڈے کے مطابق فیصلہ ہوا کہ تمام اضلاع صوبہ سرحد کے امیروں کو حکمنامے جاری کئے جائیں کہ وہ اپنے ضلعوں سے عہدیداروں اور صوبائی مجلس عمومی کے ارکان کا انتخاب کرکے فہرست صوبائی دفتر کو بھیجدیں تاکہ صوبائی عہدیداروں کا انتخاب مقررہ وقت پر ہو سکے۔ صوبائی عہدیداروں کے لئے انتخاب کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی اگر ضلعی انتخاب اور مجلس عمومی کے ارکان کی فہرست وقت پر نہ پہنچی تو صوبائی امیر کو اختیار ہوگا کہ اس ضلع سے مجلس عمومی کے لئے خود اراکین نامزد کرے۔ نیز ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری جان کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس انتخاب کے لئے تمام ضروری کاروائی کریں۔

ایجنڈے کے مطابق سینٹ کے انتخابات کے لئے ایک بورڈ کی تشکیل ہوئی۔ جس کے چیرمین قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہوں گے۔ بورڈ کے اراکین جملہ ممبران صوبائی اسمبلی ہوں گے۔

مجلس شوریٰ میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں

(۱) مجلس شوریٰ کا یہ ہنگامی اجلاس موجودہ حکومت کے ان اقدامات کو اسلام دشمنی قرار دیتا ہے۔ جن میں وہ سابقہ نیپ جمعیتہ حکومت کی جاری کردہ اصلاحات کو یکے بعد دیگرے ختم کر رہی ہے۔ مثلاً شراب پر سے عائد شدہ پابندی کو ہٹانا۔ قومی لباس کی جگہ فرنگی لباس کو ترجیح دینا۔ سود کا دوبارہ اجراء وغیرہ۔

(۲) مجلس شوریٰ کا اجلاس جمعیتہ علماء اسلام صوبہ سرحد کے ناظم نشر و اشاعت ڈاکٹر سید فدا حسین کی ڈی پی آر کے تحت گرفتاری اور جمعیتہ کے اراکین و دیگر سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیتہ کے اراکین و دیگر سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کیا جائے۔

مجلس شوریٰ صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ صوبے میں سمگلنگ، غنڈہ گردی ہوش ربا گرانی اور بلیک مارکیٹنگ کا فوری تدارک کرکے عوام کو سکھ اور چین کی زندگی میسر کرے۔

نیز مجلس شوریٰ نے حق نواز خان ایم پی اے کی گنڈاپور کابینہ میں شمولیت کو جماعت سے غداری کے مترادف قرار دیا ہے۔ اور حق نواز سے مطالبہ کیا کہ وہ وزارت چھوڑ دیں یا جماعت سے مستعفی ہو جائیں۔

آخر میں مجلس شوریٰ نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی صحت یابی اور مولانا لال حسین اختر کی وفات حسرت آیات پر رنج و غم کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

(محمد ایاز بغوی آفس سیکرٹری)

صوبہ سرحد کے بجٹ میں علماء اور قاریوں کی منظور شدہ سکیم کیلئے رقم مخصوص نہیں کی گئی

صوبائی حکومت مفتی کابینہ کی اسلامی اصلاحات کو ناکام بنارہی ہے

جمعیتہ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا اجلاس اور قراردادیں

جمعیتہ علماء اسلام ضلع ہزارہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا کریم عبداللہ صاحب نائب امیر جمعیتہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی باقاعدہ کاروائی تلاوت کلام پاک سے قاری علی اصغر نے کی۔

جناب مولانا محمد یوسف جنرل سکرٹری ضلع ہزارہ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس گذشتہ مجلس شوریٰ کے اجلاس کے فیصلہ کے مطابق بٹگرام میں بلایا گیا تھا۔ مگر امیر ضلع کی ہدایت پر بٹگرام کی بجائے مانسہرہ میں اجلاس منعقد کیا گیا۔

ایجنڈے کے مطابق مجلس عاملہ نے چاروں تحصیلوں سے اراکین صوبائی مجلس عمومی کے لئے ارسال کردہ فہرست مرتب کرکے صوبائی دفتر کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس لئے ناظم نشر و اشاعت کو ہدایت کی گئی کہ وہ آج ہی خوشخط فہرست تیار کرکے صوبائی دفتر کو ارسال کریں۔ اور ریکارڈ کے طور پر نقل دفتر ضلع میں محفوظ رکھیں۔

مجلس عاملہ نے ضلعی دفتر کے لئے ضروری سامان فوری طور پر خریدنے کی اجازت دی۔ تاکہ دفتری امور کو احسن طریقہ سے سرانجام دیا جا سکے۔

اجلاس میں دفتر کے لئے اخبارات کے اجراء کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ ایک روزنامہ فوری طور پر جاری کیا جائے۔

مجلس عاملہ نے ناظم اعلیٰ اور سابق امیر ضلع سے پرزور اپیل کی کہ وہ اپنے فارغ اوقات سے صرف ایک گھنٹہ دفتر کے لئے دیا کریں تاکہ فوری نوعیت کے مسائل میں دیگر اراکین کی رہنمائی کر سکیں۔ چنانچہ دونوں حضرات نے اپیل کو منظور کیا۔

آخر میں مجلس عاملہ نے صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہوئے ایک قرارداد میں کہا کہ موجودہ ہوشربا گرانی کو فوری طور پر ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

ایک دوسری قرارداد میں ڈاکٹر فدا حسین ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور اور دیگر سیاسی کارکنوں کی گرفتاری کی مذمت کی اور فوری طور پر رہائی کا مطالبہ کیا۔

ایک اور قرارداد میں بلوچستان اسمبلی کو نہ بلا کر دوسرے طریقوں سے بجٹ پاس کرانے کی مذموم کوشش کو جمہوریت کے ساتھ کھلا مذاق قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جمہوری طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔

مجلس عاملہ نے ناڑی جامع مسجد مانسہرہ میں خالص سیرت النبی کے جلسہ کے لئے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو جبراً رکوانے کی مذموم حرکت کو اسلام دشمنی اور موجودہ حکومت کی نااہلی قرار دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے ملوث حکام کے خلاف کاروائی کرے۔

اجلاس صوبائی بجٹ میں علماء اور قاریوں کی منظور شدہ سکیم کے لئے رقم مخصوص نہ کرنے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور یہ محسوس کرتا ہے کہ صوبائی حکومت بلاوجہ مفتی محمود کابینہ کے اچھے اقدامات کو ملیامیٹ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

آخر میں اجلاس کے اراکین نے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبائی جمعیتہ کی پرخلوص خدمات کو سراہا اور ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی نیز مولانا لال حسین اختر رح اور پیر خورشید احمد صاحب رح کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

بلوچستان کی ڈائری

(از جناب منظور احمد سیکرٹری اطلاعات صوبائی جمعیۃ)

آج کل کوئٹہ میں سینٹ کے انتخاب کے لئے دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیدوار بھی سینٹ کے انتخاب کے لئے اپنی اپنی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ سینٹ کے انتخاب کے طریقہ کار کے مطابق بلوچستان میں جمعیۃ کی صرف ایک سیٹ ہوگی۔ جسے صوبائی اسمبلی کے دو ارکان مولانا شمس الدین اور مولوی صالح محمد چنیں گے۔ یہ انتخاب جمعیۃ کے لئے ایک امتحان کا وقت ہے۔ کیونکہ سارے صوبہ میں سے صرف ایک امیدوار کو پارٹی کا ٹکٹ دینا بڑا مشکل کام ہے۔ گو کہ جمعیت کے اراکین ایک اسلامی رشتہ میں منسلک ہیں۔ پھر بھی جغرافیائی طور پر بلوچستان بلوچ اور پٹھان دو بڑی قوموں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور اس طرح دونوں کی کوشش ہوگی کہ ہمارا امیدوار سینٹ کا ممبر بن جائے۔ مگر پارلیمانی بورڈ نے اس کٹھن مسئلہ کو بھی حل کر دیا ہے اور اب امیدواروں کی درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد ان تمام امیدواروں میں قرعہ اندازی ہوگی اور اس طرح ایک بڑی الجھن کا جمہوری اور اسلامی حل تلاش کر لیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی بھی ناانصافی کے متعلق سوچ نہ سکے۔ بدقسمتی سے جمعیۃ علماء اسلام کا ایک صوبائی رکن مولوی محمد حسن شاہ اس وقت حزب اقتدار کا ساتھ دے رہا ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی اپنا ووٹ جمعیۃ کے لئے استعمال کرے گا۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کسی اور پارٹی کے نرغہ میں نہ آجائے۔ کیونکہ فی الحال وہ جمعیۃ کے مقامی اثر و رسوخ سے باہر ہے۔ اگر مولوی محمد حسن شاہ صاحب نے جبکہ خود جمعیۃ کے ٹکٹ پر ضلع پشین سے الیکشن جیتا ہے۔ اگر آج اپنا ووٹ جمعیۃ کے حق میں استعمال کیا تو کوئی بعید نہیں کہ جمعیۃ بلوچستان میں سینٹ کے لئے دو نشستوں پر اپنے امیدوار کامیاب کروا سکے۔ نیشنل عوامی پارٹی بھی سینٹ کے انتخاب کے لئے تیاری کر رہی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے گیارہ ووٹوں کے مقابلہ میں چھ سیٹ جیت لیں۔ اور اس طرح سینٹ میں جمعیۃ اور نیپ کو ۱۰ میں سے ۸ سیٹ مل جائیں گی۔ سینٹ کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی ۲۸ جون کو الیکشن آفس میں داخل کئے جائیں گے۔

مولانا محمد اسحاق کی پریس کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی نائب امیر مولانا محمد اسحاق نے ایک پریس کانفرنس میں صدر بھٹو سے مطالبہ کیا کہ وہ بلوچستان میں جمہوری حکومت کی بحالی کے تعطل کو جلد از جلد ختم کریں اور جھوٹی اکثریت کا دعویٰ کرنے والوں کے فریب میں نہ آئیں۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ صورت حال میں یہاں کی حکومت سے بالکل تعاون نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ اکثریتی پارٹی کے حقوق کو نظر انداز کرکے اقلیتی گروپ نے حکومت بنائی ہوئی ہے۔ انہوں نے متحدہ جمہوری محاذ سے مطالبہ کیا کہ وہ سارے ملک میں جمہوری اقدار کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں۔ وہ بلوچستان میں اپنی کوششوں سے یہاں کے سیاسی تعطل کو دور کریں۔ جناب محمد اسحاق نے گورنر بلوچستان کے مشیر صوبیدار خان اور پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ کے سینئر نائب صدر میر نبی بخش پر یہ الزام لگایا کہ وہ نیپ اور جمعیۃ کے حامیوں کے جذبات کو بھڑکا رہے ہیں اور اس طرح صوبہ میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مرکز نے صوبائی حکومت کو نااہلی کی بنیاد پر معطل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موجودہ حکومت کی نااہلی کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ بار بار اپنی اکثریت کا ڈھنڈورا تو پیٹتی ہے مگر اسے ثابت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ باقی صوبوں کے بجٹ اجلاس شروع ہو چکے ہیں مگر صوبہ بلوچستان کے بجٹ اجلاس محض اس بنا پر شروع نہیں ہو رہا کہ یہاں حکمران پارٹی کو عوام کی حمایت اور صوبے کی صوبائی اسمبلی میں اکثریت حاصل نہیں اور وہ ڈر رہی ہے کہ اجلاس کی پہلی نشست میں بجٹ تو کیا پاس ہوگا وہ خود ہی فیل ہو جائے گی۔ انہوں نے قومی اسمبلی کے اراکین جو کہ بلوچستان دورہ پر آئے ہوئے ہیں ان کو کہا کہ وہ یہاں کی صورت حال سے قومی اسمبلی کو آگاہ کریں اور اپنے اثر سے مداخلت کرکے اکثریتی گروپ کی حکومت کو بحال کرائیں۔

جناب محمد زمان اچکزئی سینٹ کے لئے امیدوار ہونگے

بلوچستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل محمد زمان اچکزئی نے بلوچستان جمعیۃ کے پارلیمانی بورڈ کے اراکین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ان کو سینٹ کے لئے امیدوار چنا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنی سیٹ پر جمعیۃ کے وقار اور منشور و دستور کا ہمیشہ پابند رہونگا۔ اور یہ اعزاز مجھے جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر محض اللہ کے فضل و کرم سے ملا ہے اور اس کا شکرانہ صرف اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ میں علاقہ میں ملک و ملت کی بہتری کے لئے کام کروں اور بہترین خدمت کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر ثابت قدم رکھیں

مولانا شمس الدین اور مولانا صالح محمد نے اصول کی خاطر لالچ اور دباؤ کو ٹھکرا

صوبائی ناظم عمومی محمد زمان خان اچکزئی کی طرف سے خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے ناظم عمومی جناب محمد زمان خان اچکزئی نے ایک بیان میں جمعیۃ کے صوبائی امیر اور صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مولوی سید شمس الدین صاحب اور مولوی صالح محمد کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کہ وہ اپنے موقف پر قائم ہیں اور اپنے اکابرین کے فیصلوں کی سختی سے پابندی کر رہے ہیں اور لالچ اور دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوئے ہیں۔

آپ نے کہا۔ جمعیۃ اسلامی نظام کو رائج کرنے کے لئے کوشاں ہے اور یہ جمعیۃ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ صوبہ بلوچستان میں قانونی کمیشن کو بلوچستان کے باشندگان کی ۹۵ فیصدی اکثریت نے اسلامی نظام کے حق میں رائے کا اظہار کیا۔ محمد زمان خان اچکزئی نے حکومت بلوچستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قانونی کمیشن کی رپورٹ کو عملی جامہ جلد پہنائے۔

آخر میں محمد زمان خان اچکزئی نے کہا۔۔۔ کہ جمعیۃ کے دو ممبران اسمبلی اقتدار اور ذاتی مفادات کو صرف اس لئے ٹھکرا رہے ہیں کہ وہ اصولوں کو قربان نہیں کر سکتے اور جس پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ اس کا آخر دم تک ہر حالت میں ساتھ دیں گے اور اپنے حقوق حاصل کرکے رہیں گے۔

جناب محمد زمان خان اچکزئی کا دورہ کراچی

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری محمد زمان خان اچکزئی ۱۲ جون کو کراچی سے کوئٹہ واپس آئے۔ اسٹیشن پر جمعیۃ کے کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ جناب اچکزئی رابطہ عوام مہم کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئے تھے انہوں نے اس سلسلہ میں بلوچستان کے باشندوں سے ملاقاتیں کیں جو کہ کراچی میں آباد ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ملاقات کرنے والوں کو جن میں ہر مکتب فکر کے لوگ تھے۔ بلوچستان کے حالات سے آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں جو وفود ان سے ملے۔ انہوں نے جمعیۃ اور نیپ کے مشترکہ موقف کی زبردست تائید کی اور خاص کر انہوں نے جمعیۃ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو جدوجہد جمہوریت میں ان سے جس مدد کی ضرورت ہوگی وہ اپنے ہم وطنوں کے شانہ بشانہ غیور بلوچستان کی ترقی اور وہاں کی عوامی حکومت کی بحالی کے لئے کوشش کریں گے۔ کراچی میں بسنے والے بلوچستان کے باشندوں کے وفود نے جن میں بلوچ اور پٹھان سبھی شامل تھے۔۔۔۔ جماعتی موقف کی تعریف کی اور کہا کہ ملک میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک واحد جماعت ہے جو کہ اپنے منشور اور دستور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے۔۔۔ کوشش کر رہی ہے۔ ان لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بلوچستان میں عوامی حکومت اکثریتی پارٹی کی بحال کی جائے اور وہاں۔۔ اسمبلی کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔ خان محمد زمان خان اچکزئی نے کراچی کے جماعتی کارکنوں کے لئے پیغام دیا ہے کہ وہ اپنے بلند مقصد کے تحت ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ، پاکستان کے چاروں صوبوں میں عوامی جمہوری حکومتوں کے قیام۔ پاس شدہ اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کردیں اور جماعت کے دستور اور منشور کے مطابق لوگوں میں پھیل کر کام کریں۔ تاکہ پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی وفاقی، جمہوری مملکت بن جائے۔

بقیہ — تحریک اسلامی

ایسے طریقوں سے دھمکایا اور ڈرایا گیا کہ سن کر حیرانی ہوتی ... نگران ارکان نے غیر جمہوری ہتھکنڈوں کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

آپ نے کوئٹہ سے رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالحق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب صدر مملکت نے آئین پر ووٹ دینے کے سلسلہ میں ان سے پریزیڈنسی میں ملاقات کی اور انہیں ان کے حق میں ووٹ دینے کے لئے کہا تو انہوں نے پارٹی پالیسی کے خلاف کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر جب وہ رخصت ہونے لگے تو ان کے رومال میں لاکھوں روپے کے نوٹ باندھ دیئے گئے۔ وہ پہلے سمجھے کہ بسکٹ وغیرہ بچوں کے لئے بطور تحفہ دیئے گئے ہیں۔ مگر جب انہیں پتہ چلا تو انہوں نے نوٹوں کی گڈیاں وہیں میز پر اچھال کر اس سیاسی رشوت کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔

آپ نے کہا۔ آج حکومت پریشان ہے کہ بلوچستان اسمبلی میں نیپ جمعیۃ مخلوط گروپ کے بارہ ارکان کی اکثریت توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ یہ غیر جمہوری حکومت کی ناکامی اور ان ۱۲ ارکان اسمبلی کی شاندار فتح ہے۔

متحدہ جمہوری محاذ

مفتی اعظم نے فرمایا۔ متحدہ جمہوری محاذ ملک میں آمریت کے خاتمہ اور جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس کی مثال وہی ہے کہ جس طرح کسی شہر میں سیلاب آ جائے تو اس شہر کے رہنے والے اپنے اختلاف اور جھگڑوں کو وقتی طور پر بالائے طاق رکھ کر سیلاب کے راستے میں بند باندھتے ہیں۔ یا کسی بستی پر دشمن حملہ کر دے تو اس بستی کے تمام رہنے والے جھگڑوں کو بھول کر بستی کا دفاع کرتے ہیں۔ ایک کشتی میں سوار لوگ مختلف عقاید و نظریات کے حامل ہوتے ہیں، لیکن اگر کشتی میں سوراخ ہو جائے تو سب لوگ مل جل کر کشتی کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں۔ آج ملک میں آمریت کا سیلاب آ رہا ہے۔ اگر میں نے دشمن کا گھر بہنے دیا تو میرا گھر بھی نہیں بچے گا۔ میں نے اس کا گھر نہیں بلکہ اس کے ساتھ اپنا گھر بچانا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم مل جل کر اس سیلاب کا راستہ روکیں ورنہ کسی کا گھر بھی ڈوبنے سے نہیں بچے گا۔

آپ نے کہا جو لوگ ملک میں آمریت اور فاشیت کے خطرات و سیلاب کو محسوس کر رہے ہیں۔ وہ متحدہ جمہوری محاذ کے قیام پر خوش و مطمئن ہیں اور جنہیں فاشیت اور مطلق العنانیت کے خطرات کا احساس نہیں۔ وہ محاذ کو چوں چوں کا مربہ قرار دے کر اس پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ متحدہ جمہوری محاذ کی پارٹیوں کا باہمی اتحاد نظریات و عقائد کا نہیں۔ بلکہ دفاعی اتحاد ہے۔ ہر پارٹی کا اپنا اپنا موقف ہے۔ ہمارے جن جماعتوں سے کل اختلافات تھے۔ آج بھی ان سے اختلافات ہیں اور کل بھی رہیں گے۔ مگر آج جبکہ آمریت دندنا رہی ہے اور غنڈہ گردی عروج کو پہنچ چکی ہے۔ متحدہ جمہوری محاذ کا قیام اور اس کی مضبوطی از حد ضروری ہے۔ تاکہ سب مل جل کر ملک میں جمہوریت کی کشتی کو ڈوبنے سے بچالیں۔

ظلم ختم ہو کر رہے گا

آپ نے متحدہ جمہوری محاذ کے جلسوں میں غنڈہ گردی کی مذمت کی اور کہا کہ مظفر گڑھ میں پولیس کی موجودگی میں غنڈوں نے جلسہ گاہ سے سامان اکھاڑا۔ مگر پولیس کھڑی تماشہ دیکھتی رہی۔ حتیٰ کہ جب ایک مکان کے اندر وکر سے خطاب کرنے کی کوشش کی گئی تو وہاں بھی شرمناک غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ ظلم کی حکومت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ میں پوچھتا ہوں۔ ہٹلر کہاں ہے؟ مسولینی کہاں ہے؟ ہلاکو کہاں ہے؟ اگر وہ نہیں رہے تو موجودہ حکمران بھی نہیں رہیں گے۔ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ایک نہ ایک دن ظلم و ستم کا دور ختم ہو کر رہے گا۔

تمام مسائل کا حل اسلام ہے

مفتی صاحب نے ملک میں مہنگائی اور دیگر اہم مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب مسائل اسلام سے انحراف کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اور اسلامی نظام کے مکمل نفاذ سے ہی یہ مسائل حل ہوں گے۔ یہ ہم پر خدا کا عذاب ہے کہ ہم نے خدا کے دین کو پس پشت ڈال دیا تو اس نے اپنی رحمت و برکت کا سایہ اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ اگر وہ توراۃ اور انجیل کو نافذ کرتے تو ان پر آسمان اور زمین سے رزق کے دروازے کھول دیئے جاتے۔ اگر توراۃ اور انجیل کے نفاذ سے بنی اسرائیل پر رحمت و رزق کے دروازے کھلنے کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے تو قرآن پاک تو اس کی سب سے بڑی اور افضل کتاب ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم سب مل جل کر اسلامی نظام و قانون کے مکمل نفاذ کے لئے عملی جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ اور اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے تاکہ جمعیۃ پہلے سے زیادہ حوصلہ اور جرأت اور تدبر کے ساتھ اسلامی آئین و نظام کی ترویج کی طرف قدم بڑھا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

بذل المجہود (عکسی)

(جو عربی رسم الخط میں مکمل شائع ہو رہی ہے)

جس کی تصحیح شیخ الحدیث حضرت مفتی عبدالستار صاحب خیر المدارس ملتان فرما رہے ہیں۔

بذل المجہود جلد اول، دوئم، سوئم چھپ گئی ہے

اس کا آرڈر عنایت فرمائیں، تفصیلی رعایت مفت طلب کریں

بذل جلد اول ۴۵/۰ روپے

بذل جلد دوم ۴۵/۰ ״

بذل جلد سوم ۳۵/۰ ״

بذل کی باقی جلدیں زیر طبع ہیں

مکتبہ قاسمیہ سول ہسپتال ملتان

آیۃ کریمہ

جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ۵ر جولائی ۱۹۷۳ء بعد نماز مغرب مجلس ذکر کے بعد آیۃ کریمہ ہوگی اختتام کے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ ملکی سالمیت اور جنگی قیدیوں کی واپسی کے لئے خصوصی دعا کریں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چونیاں ضلع لاہور

امیر	مولانا محمد شریف صاحب خالد دواخانہ پتوکی
نائب امیر	چوہدری غلام رسول صاحب جمبر کلاں
ناظم اعلیٰ	محمد مشتاق دہلی کمیشن شاپ ٹھینگ موڑ
نائب ناظم	مولانا محمد حسین خانکے موڑ ، جمبر
ناظم نشر و اشاعت	مولانا عبدالسبحان جمبر چک ۱۲ پتوکی
خازن	رانا تاج محمد صاحب جمبر کلاں

خوشخبری برائے علماء کرام وطلباء عظام

غوث الوقت قطب الاقطاب حضرت المرشد المربی ابوالاسعاد محمد حماد اللہ الہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگانی مبارک میں قرآن مجید کی لغت حروف ہجا کی ترتیب پر عربی زبان میں تصنیف فرمائی تھی۔ جس کا مقدمہ حضرت الاستاذ الحاج مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ العالی نے لکھا ہے۔ جو کہ حضرت رحمۃ اللہ کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ اب یہ لغت موسومہ بالیاقوت والمرجان فی شرح لغات القرآن بتوفیقہ تعالیٰ طباعت ہو چکی ہے۔ لغت کے آخر میں دو رسالہ ایک منظومہ اسماء اللہ الحسنیٰ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کا جس پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لغات کے حل میں تعلیقات لکھی ہیں اور دوسرا رسالہ موسومہ بالینابیع الصافیہ فی حکم مسائل الثمانیہ فارسی زبان میں بزرگان دین کے حق میں عوام جو شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ سوال و جواب کے طریقہ پر حضرت رحمۃ اللہ کی اپنی تصنیف ہے وہ ساتھ طباعت میں آ چکے ہیں جو کہ ہمارے بقیۃ السلف کی عظیم نشانی اور خصوصاً علماء کرام کے لئے فیض عام ہے۔

قیمت فی نسخہ مجلد جو ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے دس روپے علاوہ محصول ڈاک کے۔

ملنے کا پتہ

(۱) حضرت مولانا محمود اسعد صاحب مدظلہ العالی درگاہ ہالیجی شریف بنوعاقل

(۲) مولوی محمد امین اللہ صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بنو عاقل

(۳) مدیر دفتر ماہنامہ بینات مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

الراقم خادم جمعیۃ علماء اسلام بنوعاقل

عبدالعظیم غفرلہ

طوفانی دورہ پونچھ کی کہانی

حروف و الفاظ کی زبانی

از

مولوی محمد اسحاق خاں ناظم جمعیۃ علماء

آزاد جموں و کشمیر

(قسط نمبر ۱)

جب آزاد کشمیر اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق اسلام کے ایک بطلِ جلیل جناب میجر محمد ایوب خاں صاحب کی قرارداد کو اتفاق رائے سے پاس کیا تو اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر ملک اور بیرونِ ملک ایک ہنگامۂ رستاخیز برپا ہوگیا۔ اسلامیانِ ملت نے اسے ایک تاریخی واقعہ قرار دیتے ہوئے اس کے حق میں جلسوں، جلوسوں، پیغام ہائے تہنیت اور ہدیہ ہائے تبریک کا وسیع سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ایک کونے سے دوسرے کونے تک پورے ملک کو گرما دیا تو امت مرزائیہ نے اس سے سیخ پا ہو کر اپنے لاؤ لشکر کو اس کے خلاف ایک معروف طریقۂ کار کے مطابق پوری قوت سے حرکت دے دی جو اس قرارداد کی راہ میں روڑے اٹکانے اور غلط فہمیوں و فریب کاریوں کے پہاڑ کھڑے کرنے میں پوری تندہی سے مصروف ہوگئے۔

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی خصوصی میٹنگ

اندریں صورت جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کی ایک خصوصی میٹنگ مئی کے اوائل میں پلندری میں ہوئی جس میں اس پس منظر کا تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد بالآخر اتفاق رائے سے طے پایا کہ جمعیۃ کے مرکزی رہنماؤں کا ایک نمائندہ وفد پورے ملک کا تفصیلی دورہ کرے تاکہ حقیقتِ حال کی پوری طرح وضاحت کی جاسکے۔ اور اس سلسلے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکے۔ چنانچہ جمعیۃ کے اسی اہم اجلاس میں طے پایا کہ راقم الحروف مولانا امیر الزمان خاں صاحب اور مولانا محمد اشرف خاں صاحب اس بارہ میں پروگرام مرتب کریں ہم تینوں نے باہم مل کر اس میٹنگ کے بعد اپنے پروگرام کے پہلے مرحلے کے طور پر ضلع پونچھ کے اہم اور مرکزی مقامات کا ... ہفتے کا ایک انتہائی اہم اور مصروف پروگرام طے کیا جسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔

جمعیۃ کا موقف

یہاں جمعیۃ کے موقف کے بارے میں بھی بالاختصار کچھ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ اس ساری کارگذاری کو اسی کے پس منظر میں دیکھا جائے۔ تو واضح رہے کہ جمعیۃ کا موقف، مشن اور نصب العین مکمل اسلامی نظام حیات کے قیام اور اسلامی تعلیمات کے مطابق خدمتِ خلق کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا، اس لئے جمعیۃ مخالفت برائے مخالفت یا حمایت برائے حمایت کی قطعاً قائل نہیں، یعنی حریف کی ہر خوبی کو بھی خرابی کہنا اور ہر اچھائی کو برا رنگ دینا اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ حلیف کی ہر برائی کو اچھائی ظاہر کرنا اور ہر خرابی کو بھی خوبی کہنا، جمعیۃ اس قسم کی انتہا پسندی کی کبھی بھی حامی نہیں رہی۔ یعنی محض اپنا ہونا حق کی علامت نہیں بن سکتا اور محض مقابل ہونا باطل کی دلیل نہیں قرار دیا جاسکتا۔ بلکہ حق و انصاف کی جوبات جہاں کہیں سے ہو اس کی حمایت اور باطل کی جوبات جہاں سے بھی بلند ہو، اس کی مخالفت و مذمت جمعیۃ اپنا فریضہ تصور کرتی ہے اور اس میں کسی بھی خوفِ ملامت کو کبھی آڑے نہیں آنے دیا۔

حمایتِ حق کی ایک مثال

یہی وجہ ہے کہ آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت سے بہت سی شکایات و اختلافات اور اس کی طرف سے جمعیۃ کے بعض بزرگوں کے ساتھ زیادتیوں و ناانصافیوں کے باوجود جب حکومت نے اسلامی قانون کے سلسلہ میں جمعیۃ سے تعاون مانگا تو جمعیۃ نے نہ صرف اپنا غیر مشروط تعاون پیش کیا بلکہ جمعیۃ کے امیر مرکزی حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب دامت برکاتہم نے قانون کمیشن کے ایک معزز رکن کی حیثیت سے جو کردار ادا کیا۔ وہ نہ صرف یہ کہ تاریخ کشمیر اور تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا بلکہ اس سے اسلامیانِ ریاست، بالخصوص علماء حق اور فیض یافتگان و وابستگانِ دارالعلوم دیوبند کے سر ہمیشہ فخر سے بلند رہیں گے۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ اسلامی آئین و قانون کی راہیں استوار ہوگئیں، اور حکومت کے اونچے طبقہ کے لوگوں کے ذہنوں میں مولانا کے علم و فضل اور مرتبہ و مقام کی دھاک بیٹھ گئی بلکہ نئی تہذیب و تمدن کی خیرہ کن چمک دمک سے متاثر فضلاء تک کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اسلامی قانون نہ صرف یہ کہ موجودہ دور میں چلنے کی پوری صلاحیت و اہلیت رکھتا ہے بلکہ موجودہ وضعی قانون سے کہیں برتر و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے۔ چنانچہ موجودہ قوانین کے ماہرین و فضلاء تک نے اس کا برملا اعتراف کیا! اگرچہ مذکورہ قانون کمیشن کی طے و پاس کردہ قانونی دفعات اب تک نافذ نہیں ہوسکیں اور جمعیۃ کا یہ پرزور مطالبہ جاری ہے کہ اسے فوری اور بھرپور طریقے سے نافذ کیا جائے۔ اور انشاءاللہ کا یہ مطالبہ پورا ہوگا۔ لیکن پھر بھی حکومت کے اونچے ... کے ذہنوں میں اسلامی قانون کی یہ برتری بجائے خود بڑی کامیابی ہے۔ جس کا سہرا اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب مدظلہ ... علمیت اور ان کے مثالی زہد و تقویٰ کے سر ہے۔ ... لئے اسلامیانِ ریاست نے بالعموم اور وابستگان ... جمعیۃ نے بالخصوص اس پر انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔

مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و نزاکت

اسی طرح مسئلہ ختم نبوت چونکہ کسی فرد گروہ یا جماعت کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی یہ کوئی سیاسی مسئلہ ہے بلکہ یہ خالصتہً دینی اور عقیدے کا مسئلہ ہے اور یہی وہ اساس و بنیاد ہے جس پر کروڑوں فرزندانِ توحید کی دیوارِ ... و اتحاد قائم و استوار ہے۔ اور اس مسئلہ کی اسی اہمیت و نزاکت کے باعث ہزاروں فرزندانِ وطن نے سینے تان کر اور چشمِ فلک کو گوارہ رکھ کر اپنے گرم لہو کا عطیہ اور جانِ عزیز کا نذرانہ پیش کیا اور ارضِ وطن کو لالہ زار کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ تصورِ پاکستان کے موجد مشرق نے آج سے کوئی چھتیس سال قبل اس وقت کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جو لوگ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور شخص کو نبی مانیں وہ قطعاً اور ہرگز مسلمانوں کا حصہ قرار نہیں دئے جاسکتے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جب یہ مسئلہ تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے تو جمعیۃ نے اپنے اسی مذکورہ بالا دو نکاتی مشن (اسلامی نظام اور خدمتِ خلق کی کوشش) کی بنیاد پر تعاون علی البر والتقویٰ کے اصول کے مطابق اس مسئلہ کے لئے کوشش کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھا اور میدانِ عمل میں مزید از مزید سرگرمی کا پروگرام طے کیا۔

حزب اقتدار و حزب اختلاف سے جمعیۃ کی مشترکہ اور دردمندانہ اپیل

اسی لئے جمعیۃ نے کہا کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں آپس میں سیاسی اختلافات رکھنے اور ان پر سیاسی معرکہ آرائیاں کرنے کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔ لیکن خدارا اس بنیادی اور انتہائی اہم مسئلہ کو سیاست کی بھینٹ چڑھائے بغیر اور اس پر کسی بھی قسم کی رسہ کشی کئے ...

س کرتے ہوئے اپنی مساعی کو ایک ہی ڈگر پہ چلائیں
ز نے اس پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا کہ شدید
سنگین نوعیت کے سیاسی اختلافات کے باوجود کسی بھی
اسی لیڈر یا ممبر اسمبلی نے برملا یہ نہیں کہا کہ یہ قرارداد
ہے یا مرزائی کافر نہیں، یا یہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ و
ک اور متفقہ منشور و مطالبہ نہیں اور کسی نے بھی اس
رداد کے خلاف کوئی نوٹس نہیں دیا۔ اس لئے ہم یہ
میں حق بجانب ہیں کہ ہماری سب پارٹیاں اور تمام
ان اس مسئلہ میں جمہور مسلمین کے ساتھ ہیں اور ہم ان
یہ مطالبہ کرتے ہیں اور حسن ظن و امید بھی رکھتے ہیں
ہ جمہور مسلمین کے مطالبہ کی پوری پوری حمایت کرینگے
آزاد کشمیر میں یہ قانون جلد بنوائیں گے۔

جمعیۃ کا موقف و مطالبہ

جمعیۃ کا عمومی موقف واضح تو اوپر بیان کر دیا گیا
س اس قرارداد کے بارہ میں جمعیۃ کا موقف یہ ہے کہ وہ
سے ایک تاریخی اور انتہائی اہم واقعہ سمجھتے ہوئے اس کے
رک جناب میجر محمد ایوب خاں صاحب کو اولاً و مستقلاً اور
فی تمام ممبران کو ثانیاً دلی طور پر ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہے
ان کی تحریک و اتفاق رائے سے یہ تاریخی قرارداد منظور
ا گئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جمعیۃ اسے قانونی تشکل دے کر
س کی باقاعدہ تنفیذ کا مطالبہ کرتے ہوئے دینی طرف سے
س بارہ میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتی ہے اور بصورت
یگر اسے ایک تاریخی المیہ قرار دیتی ہے۔

قافلہ جمعیۃ منزل بہ منزل

بہر کیف ان بنیادی اور اصولی مسائل کے پیش نظر جمعیۃ کا دورہ طے کیا گیا۔ اور طے یہ پایا کہ امیر جمعیۃ حضرت مولانا محمد یوسف خانصاحب مدظلہ کی قیادت میں دورہ کرنے والا یہ قافلہ جس میں راقم الحروف، مولانا امیر الزمان خاں صاحب، مولانا محمد اشرف خاں صاحب، مولانا عبدالعزیز خاں صاحب اور مولوی محمد عارف خاں صاحب شامل ہونگے اپنے پروگرام کے پہلے مرحلے میں مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کرے گا۔

ہاڑی گہل، نعماپورہ، باغ، بیرپانی، سدھن گلی، چھتر، ریڑھ، ڈھلی، عباسپور، بھیڑہ، تراڑکھل، پلندری، آزاد پتن، منگ، تھوراڑ، راولاکوٹ، جھولا ناڑ اور بانیولہ۔ اس دورے میں کوئی دو ہفتے لگیں گے اور اس کے بعد مظفر آباد و میرپور کا پروگرام بنایا جائے گا۔

ہاڑی گہل و نعماپورہ

چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق قافلہ جمعیۃ ۲۸ مئی کو ہاڑی گہل پہنچا۔ جہاں یادگار اسلاف، استاد الاساتذہ حضرت مولانا امیر عالم خانصاحب کی قیادت میں کارکنان جمعیۃ و معززین علاقہ نے اس کا بہت پاک خیر مقدم کیا۔ رات کو وہاں قیام کے دوران تصدیق ہوئی کہ راستہ پار جمعیۃ کے بارہ بجے تک جلسہ عام ہوا اور اس کے بعد پروگرام کے مطابق قافلہ جمعیۃ نعماپورہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ جہاں ۲ سے ۴ بجے شام تک جلسہ کا پروگرام تھا۔ جب قافلہ جمعیۃ وہاں پہنچا تو جمعیۃ کے ایک پرجوش اور نوجوان کارکن جناب قاری محمد انور کی قیادت میں کارکنان جمعیۃ و معززین علاقہ نے قائد جمعیۃ کا نہایت ہی پرجوش و والہانہ استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں نے مختلف بینر اور کتبے اٹھا رکھے تھے اور مختلف و پرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ یہاں قافلہ جمعیۃ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک پرجوش و بے باک مبلغ جناب قاضی اللہ یار صاحب بھی پہنچ کر شریک ہو گئے۔ اور سارے پروگرام میں ساتھ رہے۔ رات وہیں گذارنے کے بعد اگلے روز قافلہ باغ کے لئے روانہ ہو گیا۔

خلوص و انکساری کی نادر مثال

یہاں خلوص و انکساری کی بڑی نادر مثال دیکھنے میں آئی۔ ہوا یوں کہ جب قافلہ جمعیۃ باغ کیلئے روانہ ہوا کی تیاری کر لی۔ اور جہاں سڑک بانمار کے قریب پہنچی ہے وہاں استقبالی ہجوم پرجوش استقبال کے لئے اکٹھا ہو گیا۔ لیکن قافلۂ جمعیۃ نے اپنے قائد اور امیر کے حکم کے مطابق "نالہ ماہل" کے پاس سے اپنا راستہ بدل کر جلسہ گاہ تک پہنچنے کا پروگرام بنا لیا اور اس استقبال کو خلوص و انکسار کے خلاف سمجھا۔ اس پر اگرچہ مولانا امیر عالم خاں اور استقبالی ہجوم نے برہمی کا اظہار کیا لیکن اس دور میں جبکہ سیاسی لیڈر پیسے دے کر اور ڈھول باجوں کے ذریعہ اپنے استقبال کرواتے ہیں جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے قافلہ سالاروں کی یہ روایت انتہائی نادر اور حد درجہ تابناک ہے۔ مرکز باغ کا یہ اجتماع مولانا ثناء اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں تھا۔ جبکہ نعماپورہ کے اجلاس کی صدارت حاجی محمد رمضان صاحب نے کی اور ہاڑی گہل کے جلسہ کی صدارت مولوی محمد قاسم خاں ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے کی۔ باغ کے اس عظیم الشان جلسہ کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض علاقہ باغ کے نوجوان اور صاحب علم و قلم کارکن مسٹر عبدالجبار خاں نے انجام دیئے

(باقی آئندہ)

پاکستان کشمیری مسلمانوں کے جمہوری حقوق کا محافظ ہے

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد پر پورے عالم اسلام کو فخر ہے —— عبدالمجید ندیم

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ غازیخان کے ناظم اعلیٰ و امیر شہر ڈیرہ غازیخان جناب سید عبدالمجید ندیم نے آزاد کشمیر کا وسیع دورہ کر کے مسلمانان کشمیر کو خراج تحسین پیش کیا کہ آپ کی منتخب شدہ اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاس کر کے اس ہولناک فتنہ پر ضرب کاری لگا دی ہے۔ جس پر پورے عالم اسلام کو فخر ہے۔ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۷۳ء پلندری آزاد کشمیر میں ایک سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں و سردار محمد ابراہیم خاں صدر مسلم کانفرنس کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے مولانا نے ہر دو لیڈروں کو یقین دلایا کہ ہم آپ کے ہر اس اقدام کی تائید کریں گے جو اسلامی اصولوں کی سربلندی کے لئے اٹھایا گیا ہوگا۔

سید عبدالمجید ندیم نے آزاد کشمیر اسمبلی میں پاس ہونے والی قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس قرارداد کو پاس کر کے آپ نے اپنی سرزمین کے عظیم سپوت سید انور شاہ کاشمیری اور شاعر مشرق علامہ اقبال کی روحوں کو تسکین بخشی۔

مولانا نے کہا۔ قادیانی فرقہ کے مخصوص عزائم کے پیش نظر پاکستان کے مستقل آئین میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ عقیدۂ اسلام میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے

ندیم صاحب کی تقریر کے بعد صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خاں و سردار محمد ابراہیم خاں نے ان کی حرف بحرف تائید کی اور اسمبلی میں پاس ہونے والی قرارداد کی توثیق کا اعلان کیا۔

یکم جون سنہ ۱۹۷۳ء سے مولانا نے ضلع پونچھ کے مختلف مقامات پر عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔ جن میں تحصیل باغ میں ریڑھ، ڈھکی، چھتر نیز عباس پور، تراڑکھل اور پلندری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس پروگرام میں ندیم صاحب کے ساتھ میجر محمد ایوب صاحب جنہوں نے مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد اسمبلی میں پیش کی۔ وہ اور آزاد کشمیر کے جید علماء کرام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شیخ الحدیث مولانا امیر الزمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر و دیگر علماء کرام شریک دورہ رہے۔

جمعیۃ علماء اسلام پکا چانگ کے رہنما گرفتار کر لئے گئے

خیرپور۔ جمعیۃ علماء اسلام پکا چانگ تحصیل فیض گنج ضلع خیرپور کے رہنما جناب مولانا میر محمد صاحب اور حافظ محمد بخش صاحب گرفتار کر لئے گئے۔ اس کے علاوہ دو کارکنان جناب محمد ہاشم صاحب و بدرالدین صاحب اور دس پیر صاحب کے مریدوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کو یوم احتجاج ۸ جون کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گرفتاری ۱۱ جون کو عمل میں لائی گئی۔

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں آخری گذارش

ترجمانِ اسلام ایک غریب جماعت کا غریب پرچہ ہے، جسے نہ تو کہیں سے مالی امداد ملتی ہے نہ اشتہارات، اس کے اخراجات کا دارومدار صرف اور صرف فروخت پر ہے۔ مگر بعض ایجنٹ حضرات کی مسلسل غفلت کے باعث ادارہ کی آمدنی کا یہ وسیلہ بھی مخدوش ہو چکا ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ ادارہ شدید مالی بحران سے دوچار ہے حتیٰ کہ قرض کا سہارا لینے پر مجبور رہے۔ اور اگر ایسا ہی قصہ رہا تو آئندہ شمارہ کی اشاعت ناممکن ہوگی۔ ان ایجنٹ حضرات کو ہر طرح توجہ دلائی گئی۔ مگر وہ سابقہ بقایاجات تو کجا ماہانہ بلوں کی ادائیگی میں بھی کوتاہی کر رہے ہیں۔

اسلئے ہم نے مجبوراً مرکزی ناظم جمعیۃ کی ہدایت پر قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے لئے جناب قاضی محمد سلیم صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ کو ادارہ کا قانونی وکیل مقرر کر دیا گیا ہے۔ مگر عملی کارروائی سے قبل ہم آخری بار دردمندانہ گذارش کر رہے ہیں کہ جن موجودہ یا سابق ایجنٹ حضرات کے ذمہ ادارہ ترجمان اسلام کے بقایاجات ہیں وہ ۳۱ر جولائی ۱۹۷۳ء سے قبل ادا کر دیں ورنہ بعد میں قانونی چارہ جوئی کی صورت میں ادارہ سے کوئی گلہ نہ فرمائیں۔ (ادارہ)

بقیہ — بجٹ پر مولانا ہزاروی کی تقریر

کوئی ہائیکورٹ نہیں ہے۔ کہا مقدمات کا کیا ہوتا ہے۔ کہا کہ امیر المومنین مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں۔ قتل کا مقدمہ پانچ منٹ میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو کر قاتل و مقتول کا جنازہ اکٹھے پڑھ لیا جاتا ہے۔ اس نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ فوجی چھاؤنی کس طرف ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہاں کوئی فوجی چھاؤنی نہیں ہے۔ کہا لڑتا کون ہے۔ کہا کہ ہم سب اللہ کے سپاہی ہیں۔ جب اعلان جہاد ہوتا ہے۔ ہم ہتھیار لیکر نکل پڑتے ہیں۔ ہم لوگ اس زندگی پر اللہ کی راہ میں موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ آخر میں اس نے کہا کہ تمہارے امیر المومنین کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادھر کو کہیں نکلے ہیں۔ وہ سفیر ادھر کو جنگل کی طرف نکل گیا۔ آج کل کوئی بڑا آدمی سفر کرتا ہے تو ٹریفک بند ہو جاتی ہے۔ سفیر نے باہر جا کر دیکھا۔ حضرت عمرؓ فرش خاکی پر بازو کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے ہیں۔ اس نے عالم پریشانی میں تھوڑی دیر ان کو دیکھا۔ اتنے میں آپ کی آنکھ کھل گئی۔ جب سفیر پر نظر پڑی۔ وہ تھرانے لگا۔ سفیر نے سوچا کہ میں قیصر و کسریٰ کے درباروں میں سونے چاندی کی کرسیوں پر بیٹھا۔ نیزوں اور تلواروں میں گیا۔ مجھ پر ہیبت طاری نہیں ہوئی۔ اس خاک نشین کے دیکھتے ہی میرا دل دہل گیا۔ ہو نہ ہو یہ حق کا رعب ہے سمجھتے ہیں وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کاش ہمارے بنگلے نہ ہوتے۔ سڑکیں کچی ہوتیں۔ زندگی سادہ ہوتی۔ مگر دنیا کی طاقتوں پر ہمارا رعب ہوتا۔ ہم پر ڈر کے مارے کوئی حملہ نہ کر سکتا۔ کاش ہم اب بھی اپنے معاشرے کو درست کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کرشناگلی کا انتخاب

مورخہ ۲۳ر جون کو بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کرشناگلی حلقہ گوالمنڈی لاہور کا انتخابی اجلاس جامع مسجد کرشناگلی ۲ پالنسافوالہ بازار میں منعقد ہوا۔ درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر	مولانا محمد فرقان خطیب جامع مسجد کرشناگلی ۲
نائب امیر	محمد انور صاحب
ناظم اعلیٰ	بابو غلام حسین صاحب بٹ
ناظم	محمد یونس صاحب
خازن	محمد حنیف صاحب
ناظم نشر و اشاعت	محمد رشید صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام کا خبرنامہ

عزم

ہر پندرہ بیس یا پچیس روز کے بعد شائع ہوا کرے گا پہلا نمبر انشاء اللہ جولائی کے اخیر میں آجائے گا۔ تمام شائقوں سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مطلوبہ آرڈر معہ قیمت فی پرچہ پچاس پیسے جلد از جلد ارسال فرمائیں تاکہ رقم کی قلت تاخیر کا باعث نہ بنے۔ فقط

نوٹ: خبریں اور مضامین ۱۲ر جولائی تک موصول ہو جانی چاہئیں۔

(سید مطلوب علی زیدی)

وفیات

مولانا مفتی عبداللہ کو صدمہ

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان کے بھائی اور مکتبہ کریمیہ و صدیقیہ پریس کے مالک عبدالکریم صاحب ۱۴ر جون کو عالمِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ادارہ دعاگو ہے کہ اللہ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

مولانا محمد یوسف رحمانی کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے ناظم شعبہ تبلیغ محمد یوسف رحمانی خطیب ایمن آباد جوان سال باہمت بے لوث جماعتی کارکن ہیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

آپ کا لڑکا محمد ابوبکر گزشتہ دو ماہ سے مسلسل بیمار اور چار یا پانچ روز سے تو اس کی حالت بیحد نازک تھی مگر مولانا موصوف نے اس پریشانی کے باوجود جماعتی پروگراموں میں فرق نہیں آنے دیا۔

۱۴ر جون کو رحمانی صاحب کا خطاب شعبہ تبلیغ موضع بھروکی ورکاں میں تجویز کیا تھا۔ بچہ کی حالت دگرگوں تھی۔ مگر مولانا رحمانی کمال صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعتی پروگرام پر چلے گئے۔ اور ان کی عدم موجودگی میں محمد ابوبکر رات ۲ بجے آٹھ ماہ کی عمر میں انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصوف ۱۴ر جون کو صبح پروگرام سے فارغ ہو کر گوجرانوالہ پہنچے تو راقم الحروف نے اس روح فرسا حادثہ کی انہیں خبر دی۔

معصوم کی نماز جنازہ ایک بجے دن ایمن آباد میں مولانا رحمانی نے پڑھائی۔ راقم الحروف کے علاوہ ڈاکٹر غلام صاحب ضلعی مبلغ اور متعدد دیگر جماعتی احباب اور شہریوں نے شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ معصوم کو مولانا رحمانی کے لئے آخرت کے لئے اجر و ذخر کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو رحمانی صاحب جیسا صبر و استقامت عطا فرمائے۔ (مدبر)

دعائے مغفرت کی اپیل

میرے ماموں خسر نذر محمد خاں ۱۹ر جون بروز منگل اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے ہیں۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ قارئین کرام سے اپیل ہے کہ مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ مرحوم اپنے پیچھے نہایت شریف دو لڑکے۔ دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔

محمد عمر خادم قادری
سالار اعلیٰ انصار الاسلام
صوبہ سندھ

طلباء کی سرگرمیاں

جاوید ابراہیم پراچہ اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری پر پورے ملک میں صدائے احتجاج

طلباء کو فوراً رہا کیا جائے اور اخراج کے فیصلے کو واپس لیا جائے

…عیۃ طلباء اسلام پاکستان نے پورے ملک سے پراچہ
… اور دیگر گرفتار شدگان طلباء کی گرفتاری اور جامعہ
…یہ سے ۹ طلباء کے اخراج پر زبردست احتجاج کیا ہے
… نے کہا کہ اگر حکومت وقت نے بروقت اس سلسلہ
…ی صحیح قدم نہ اٹھایا تو پورے ملک سے تحریک چلائی
… گی اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ ملک
…ت نازک ترین دور سے گذر رہا ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام
…بھی کسی تخریبی کاروائی کے حق میں نہیں رہی۔ لیکن اگر
…سلہ طول پکڑ گیا، تو پھر طلباء کوئی انتہائی قدم اٹھانے
…ر ہوں گے۔ لہٰذا ہم حکومت سے پھر مطالبہ کرتے ہیں
…ید ابراہیم پراچہ و دیگر طلباء کو فی الفور رہا کیا جائے۔
…رج کے فیصلے کو واپس لیا جائے۔ رئیس الجامعہ ایسے جانبدا
…ں کا سختی سے محاسبہ کر کے تعلیمی اداروں کے تقدس
…ال ہونے سے بچایا جائے۔ جامعہ میں سٹوڈنٹس یونین
…در کا انتخاب دوبارہ کرایا جائے۔ احتجاج کرنے والوں
…درج ذیل حضرات کے نام امتیازی حیثیت رکھتے ہیں

صوبہ سندھ سے صوبائی مجلس عاملہ کے تمام ارکان
…وص صوبائی صدر جناب عبدالغفور شاہ صاحب جنرل
…یری صاحب (ایل ایم سی جام شورو) محمد اقبال صاحب
…خ۔ صوبائی ناظم صاحب محمود الحسن سکھر۔ ناظم نشریات
…اروق قریشی (کراچی یونیورسٹی) محمد اسلم شیخ میرپور
…ں۔ سید اصغر علی شاہ بخاری خیرپور۔ ضلع سکھر کے صدر
…۔ سید منیر احمد شاہ صاحب اروٹی۔ جناب شمس الدین
…ن جیکب آباد (نائب صدر صوبہ سندھ) سید لیاقت علی
…ہ صاحب (خازن صوبہ سندھ) فضل اللہ صاحب سیٹھار
…م صوبہ سندھ) ایل ایم سی جامشورو۔

ضلع رحیم یار خاں سے رانا انوار الحق (ضلعی ناظم اعلیٰ)
…ں محمد خاں لغاری (ضلعی صدر) ضلع بہاولپور سے جناب
…شمشاد (نائب صدر صوبہ پنجاب) محمد لیٰسین صاحب
…در بہاولپور) ضلع ملتان سے محمد جمال صاحب کھٹہ
…ظم نشریات ملتان) جناب حفیظ الدین جھنگوی ملتان
…احمد صاحب ملتان۔ اکرام القادری صاحب خانیوال
…ف ولی اللّٰہی تلمبہ۔ مسعود الحسن وہاڑی۔ نصیر الدین
…ر شجاع آباد۔

ضلع ساہیوال سے عبدالمتین چوہدری (جنرل سیکرٹری
…بہ پنجاب) محمد اشرف صاحب (صدر ضلع ساہیوال)
…ور سے محمد طفیل صاحب (صدر لاہور) گوجرانوالہ سے

میاں محمد عارف صاحب (نائب صدر پاکستان) پنڈی سے جناب سید افضال احمد صاحب۔ ٹیکسلا سے جناب حشمت علی زیدی (ناظم صوبہ پنجاب) محمد خالد زیدی ناظم نشریات ٹیکسلا۔

ہارون آباد سے جناب رانا محمد اشرف صاحب اور میاں چنوں سے حافظ عبدالمجید عاصم نے بھی پراچہ صاحب و دیگر طلباء کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے اور ان کے اخراج کے فیصلے کو بھی واپس لینے کی اپیل کی ہے۔

اسی طرح صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے بھی متعدد طلباء و رہنماؤں نے حکومت سے رہائی اور اخراج کے فیصلے کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔

صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

۲۳ر جون کو صوبائی دفتر جامشورو میں صوبائی مجلس عاملہ کی میٹنگ زیر صدارت جناب سید عبدالغفور شاہ صاحب (صدر صوبہ سندھ) منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے

(۱) ہر ایک صوبائی عہدہ دار ہر ہفتہ ایک اخباری بیان ضرور دے گا۔ ہر شاخ بھی جمعیۃ کی پالیسی کے مطابق ایک بیان دے گی (۲) تمام شاخوں کو جلسہ کرنے کے لئے صوبائی صدر سے اجازت لینی ہوگی (۳) صوبائی عہدہ دار اپنے کام کی رپورٹ صوبائی اور مرکزی دفتر کو بھیجیں (۴) تمام شاخیں اپنی ماہانہ رپورٹ براہ راست صوبائی دفتر کو روانہ کریں۔

دوروں کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیا گیا

(۱) صوبائی ناظم اعلیٰ کا پروگرام کراچی ۱۵ر جولائی، سجاول ۱۶ر جولائی۔ ٹھٹھہ ۱۷ر جولائی۔ جام شورو ۱۷ر جولائی دادو ۱۸ر جولائی۔ میہڑ ۱۸ر جولائی۔ لاڑکانہ اور قمبر ۱۹ر جولائی

(۲) صوبائی خازن جناب سید لیاقت علی شاہ صاحب ضلع حیدرآباد ضلع میرپور خاص، ضلع سانگھڑ، ضلع نوابشاہ کا دورہ جولائی کے وسط میں شروع کرینگے۔

(۳) صوبائی ناظم جناب فضل اللہ صاحب سیٹھار ضلع سکھر اور ضلع جیکب آباد کا دورہ جولائی کے وسط ہی سے شروع کریں گے۔ صوبائی دورہ کے بعد پورے صوبے میں تربیتی کیمپوں کا جال بچھایا جائے گا۔ نواب شاہ اور ضلع خیرپور کے لئے نواب شاہ، لاڑکانہ کے لئے بھیر شریف حیدرآباد ڈویژن کے لئے حیدرآباد شہر کراچی ڈویژن کے لئے کراچی شہر، جیکب آباد اور سکھر کے لئے کندھ کوٹ میں تربیتی کیمپ ہوگا۔

(۴) ۱۲ر جولائی کو کندھ کوٹ میں بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ بیرہ، مولانا غلام قادر صاحب مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مولانا جمال اللہ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت سندھ، صوبائی صدر جناب عبدالغفور شاہ صاحب اور صوبائی ناظم جناب فضل اللہ صاحب سیٹھار شرکت کریں گے۔

ایک ضروری اعلان

سندھ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بحکم صوبائی صدر اپنے یہاں کے عہدہ داران، اراکین و معاونین کی لسٹیں بمعہ مکمل پتہ صوبائی دفتر کو روانہ کریں۔

مدرسہ حمیدیہ احیاء القرآن میرپور خاص کا انتخاب

محمد اسلم شیخ صدر جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص ضلع تھرپارکر کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

صدر حافظ معین الدین۔ نائب صدر آفتاب حسین
ناظم اعلیٰ محمد یوسف — ناظم محمد ایوب
خازن محمد حنیف — ناظم نشریات محمد اسلم
حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کو سرپرست مقرر کیا گیا۔

مجلس شوریٰ کے اراکین

ندیم احمد۔ حافظ نظام الدین۔ محمد یونس۔ حافظ حبیب الرحمٰن محمد انور اور عنایت اللہ۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جھنگ کا کنونشن

۶ر جولائی بروز جمعہ جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں ضلع جھنگ کا کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات شرکت کرینگے۔

حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری رانا محمد اشفاق صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب سید مطلوب علی زیدی مرکزی خازن اور میاں محمد عارف صاحب اسسٹنٹ چیف آرگنائزر کل پاکستان۔

پہلا اجلاس صبح ۹ بجے، دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ اور تیسرا بعد از نماز عشاء ہوگا۔

رکوع سجود اور قراءۃ پوری نہ کی تو وہ نماز اسے کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے اس پر تاریکی ہو جاتی ہے مگر اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر اسے اس طرح لپیٹ دیا جاتا ہے جس طرح پرانا کپڑا لپیٹ دیا جائے اور وہ نماز نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

(رواہ الطبراسی والبیہقی)

حضرت سلیمان الفارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز "کیال" (ماپ) ہے جس نے اسے پورا کیا اسے اجر بھی پورا ملے گا۔ جس نے اس میں کمی کی تو تم اچھی طرح جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں **ویل للمصلین** ارشاد فرمایا ہے۔ اور انہیں سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کو "ویل" کی سزا سنائی ہے۔ "ویل" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جس سے جہنم کے دوسرے طبقے پناہ مانگتے ہیں۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اپنا چہرہ ناک اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ فرمایا ہے کہ میں سجدہ سات اعضاء پر کروں۔ پیشانی اور ناک اور دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے اور یہ کہ بالوں اور کپڑے کو نہ لپیٹوں (یعنی ان کے ساتھ نہ کھیلوں) بس جس نے نماز پڑھی اور نماز کے ہر رکن کو اس کا حق نہ دیا تو وہ عضو اس پر لعنت بھیجتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

(متفق علیہ)

امام بخاریؒ نے حضرت خذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ رکوع سجود پورے نہیں کر رہا تھا تو حضرت خذیفہؓ نے اسے فرمایا تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تیری موت اسی حالت میں ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے علاوہ کسی اور دین پر مرے گا۔ ابو داؤدؒ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت خذیفہؓ نے اس سے پوچھا کہ تو کب سے ایسی نماز پڑھ رہا ہے؛ اس نے جواب دیا چالیس سال سے۔ آپ نے فرمایا تو نے چالیس سال سے نماز نہیں پڑھی۔

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اے ابنِ آدم جب نماز کو تو نے حقیر سمجھ لیا تو دین کی اور کون سی چیز تیرے لئے عزت والی ہوگی۔ کیونکہ قیامت کے دن تجھ سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گذر چکا ہے کہ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کے بارہ میں سوال ہوگا۔ اگر نماز درست ہوئی تو نجات پائے گا ورنہ خائب و خاسر ہوگا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا میرے اس بندے کے نامۂ اعمال میں نوافل بھی ہیں؟ اگر نوافل ہوئے تو ان سے فرائض کا نقصان پورا کر دیا جائے گا۔

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب)

بندے کو چاہیئے کہ وہ نوافل کثرت سے پڑھے تاکہ فرائض کے نقصان کی تلافی ہوتی رہے۔

اللہ والوں سے دنیا خالی ہوتی جارہی ہے

قطب عالم پیر سید خورشید احمد کی وفات

مجاہد ملت
حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی مدظلہ

ماضی قریب میں ہمارے اکابر ایک ایک ہو کر ہم سے جدا ہو گئے ابھی چند دن ہوئے کہ حضرت مولانا لعل حسین صاحب اخترؒ نے داغ مفارقت دیا۔ اس کے فوراً بعد قصبہ عبدالحکیم ضلع ملتان کے اندر جس سورج کی شعاعیں ملک کو منور کر رہی تھیں۔ وہ بھی غروب ہو گیا۔ حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے اعظم خلفاء تھا۔ بہت کم حضرات ان کے کمالات سے واقف ہیں۔

یہی ہمارے بزرگوں کا طرۂ امتیاز ہے کہ نہ ان کو شہرت پسند ہے۔ نہ مریدوں کی کثرت۔ ان کا مقصد حیات اور مطمح نظر رضاء الٰہی اور صرف رضائے الٰہی ہوتا ہے۔

ایک بار میں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف (خانقاہ سراجیہ) کی خدمت میں لکھا کہ اب آپ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب کو بھیجدیں اور ان کی جگہ مجھے بلا لیں۔ حضرتؒ نے جواب میں لکھا کہ یہ فقیر نہ کسی کو بلاتا ہے نہ کسی کو نکالتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بڑے بڑے آدمیوں کو پھنسانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ بلکہ خلافت نامے لکھے ہوئے رکھے ہوتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب کے بارہ میں سنا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ یہ اہل باطن اور اہل خدمت میں سے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے فرشتے کاموں پر مامور ہیں اسی طرح انسانوں میں سے بھی بعض کو خدمت پر مامور کیا جاتا ہے لیکن یہ کام ہوتا ہے تشریعی نہیں ہوتا۔ جیسے حضرت خضر علیہ السلام

واقعات قرآن پاک میں درج ہیں
۔۔۔ بار غالباً چک نمبر ۹ متصل
۔۔۔ چنیوٹ کے مدرسہ غوثیہ کے میں
۔۔۔ بی تھا۔ اور حضرت پیر صاحب
۔۔۔ صوف رح بھی۔
میں نے رخصت کے وقت دعا کی
درخواست کی۔ حضرت نے دعا
۔۔۔ مائی اور یہ الفاظ اضافہ فرمائے کہ
اللہ تعالیٰ ہر کام میں کامیاب فرمائے
۔۔۔ ۱۹۶۲ء کے جنرل الیکشن سے
پہلے کا واقعہ ہے۔ اور میرے دل
میں الیکشن کا خیال بھی نہ تھا۔ لیکن
حضرت پیر صاحبؒ کے الفاظ سے اسی
وقت دل میں یہ یقین ہو گیا۔ کہ
حضرت نے یہ دعا الیکشن میں کامیابی
کے لیے فرمائی ہے۔ چنانچہ قدرت
نے ایسا ہی کر دیا۔
پیر صاحب کی صحبت سے ہزاروں
مسلمانوں کے دل روشن ہوئے اور
وہ پابند شریعت اور بلند پایہ
رہنمائے طریقت تھے۔

ان کے وصال سے اہل اللہ
اور صاحب استقامت حضرات
کی تعداد میں بڑی کمی آگئی ہے۔
قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ جو
بزرگ جاتے ہیں پھر ان جیسے
نہیں آتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین
اور اس کی تقسیم ہے۔ وہ
تو صبر و استقامت اصول شریعت
و طریقت پر قائم رہتے ہوئے
بامراد ہو گئے۔ مگر ہم پسماندگان
کے قلوب کو اپنی روح پرور صحبت
سے محروم کر کے مغموم کر گئے۔ اللہ
تعالیٰ ان کو رفیق اعلیٰ عطا فرمائیں
اور ان کے تمام پسماندگان کو اور
ہم کو صبر جمیل عطا کریں۔ آمین۔ اللہ
تعالیٰ ہی اس دین کا محافظ ہے۔
اب دو چار ٹمٹماتے چراغ ہیں اللہ
تعالیٰ ان کی صحت اچھی اور عمر بابرکت
اور دراز فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

خورشید المشائخ حضرت مولانا پیر خورشید احمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

از محمد عثمان الوری

کراچی شہر (یکے از خدام حضرت رح)

تقسیم ملک کے بعد جو مشائخ عظام پاکستان میں
مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے آئے تھے وہ اب
رفتہ رفتہ ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں
اور پاکستان ہی میں نہیں بلکہ شیخ السلام حضرت
مولانا سید حسین احمد مدنی رح کے انتقال کے
بعد بقول قاری محمد طیب صاحب ہندوستان ویرانہ
معلوم ہوتا ہے اور دار العلوم دیوبند یتیم ہو
گیا ہے۔ حال ہی میں ۱۰ر جمادی الاول ۱۳۹۳ھ
مطابق ۱۲ر جون ۱۹۷۳ء بروز منگل کو حضرت
مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب چھ ماہ
کی طویل علالت کے بعد نشتر ہسپتال ملتان
میں انتقال فرما گئے۔ آپ حضرت مدنی رح کے
خلیفہ راشد تھے یقیناً آپ کے وصال کے
بعد پاکستان بھی روحانی طور پر یتیم ہو گیا ہے
کیونکہ آپ نہ صرف عوام کے پیر و مرشد
تھے۔ بلکہ دوسرے سلسلوں کے بڑے بڑے
پیران کرام اور مشائخ عظام آپ کی خدمت
میں حاضر ہو کر راہ سلوک اور طریقت کے
اہم لطیف مسائل حل کراتے تھے آپ تمام
لوگوں سے محبت اور انتہائی شفقت سے پیش
آتے تھے اور ہر ایک پر مہربان تھے آپ
کی شخصیت پاکستان میں انفرادی حیثیت کی
حامل ہے جو براہ راست حضرت شیخ الہند
مولانا محمود الحسن رح سے شرف بیعت و تلمذ رکھتے
تھے اور سیدنا تاج محمود امروٹی رح سے بھی
طریقت میں اجازت یافتہ تھے۔ حضرت غلام محمد
دین پوری کے صحبت یافتہ تھے۔ گویا جملہ اکابرین
وارث تھے اس کے علاوہ آپ تین بار حج
بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے حافظ قرآن
قاری، زاہد، شب بیدار اور دن میں مجاہد
باوقار تھے۔ آپ کے چہرۂ انور پر ہر وقت
جمال و جلال کا امتزاجی ورود رہتا تھا آپ تمام
حاضرین میں قدرتی طور پر نمایاں معلوم ہوتے تھے۔
آپ کا قد لامبا جسم مناسب۔ مضبوط، سینہ وسیع
سر پر سفید بال جو قدرتی تاج معلوم ہوتے
تھے۔ کم گو شفیق و مہربان خوش طبع کریم النفس
وجیہہ صورت تھے۔ عمر شریف ایک سو سال سے
بھی متجاوز ہونے کے باوجود بصارت و سماعت
میں کوئی بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔ آپ کے
شب و روز کے معمولات میں تہجد کی ادائگی
میں کبھی کوتاہی نہیں ہوتی۔ سردی گرمی برسات
میں بھی تہجد میں سے پانچ پاروں کی تلاوت
کا معمول تھا۔ دن میں پانچ پارے نوافل میں
پورے فرماتے۔ نوافل کی تعداد دن رات میں
سو رکعتوں سے زائد تھی اور تیسرے روز
قرآن کریم ختم فرما لیتے تھے۔ ہر کام میں اتباع
سنت کا خاص خیال فرماتے۔ کوئی کام خلاف
سنت نہیں کرتے تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں
مشغول رہتے۔ اکثر رات کو بعد نماز عشا ذکر کے
بعد نصیحت فرماتے اور اصلاح حال کے لئے
ارشادات فرماتے تھے جو بڑے مؤثر اور کیمیا
ہوا کرتے تھے۔ نفاست پسند تھے۔ عطر بہت ہی
پسند فرماتے۔ بالوں اور داڑھی کو سنت کے مطابق
کنگھا کرتے۔ سرمہ و مسواک بھی ہمیشہ استعمال
فرماتے تھے۔ دینی مدارس طلباء غرباء کی پوشیدہ
امداد فرماتے۔ بہت سی مساجد، مدارس اپنی نگرانی
میں تعمیر کروائے۔ طریقت کے چاروں سلسلوں
میں بیعت فرماتے۔ لیکن خاص طور پر سلسلہ
عالیہ چشتیہ حسینیہ میں عموماً شیخ الاسلام حضرت
مدنی رح میں بیعت کرتے تھے۔ علما دیوبند
کی قربانیوں کا اکثر تذکرہ فرماتے۔ خصوصاً حضرت
شیخ الہند رح۔ حضرت امروٹی رح حضرت مدنی رح
حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رح۔ حضرت لاہوری رح
حضرت درخواستی مدظلہ۔ مجاہد کبیر حضرت مفتی محمود
مدظلہ، حضرت قاضی مظہر حسین مدظلہ وغیرہم کی
قربانیوں اور ہمت کی تعریف فرماتے۔ آپ
جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اکابرین اور سرپرستوں
میں سے تھے اور آپ سیاسی طور پر جمعیۃ کی
حمایت فرماتے تھے چنانچہ سابقہ انتخابات میں
جمعیۃ علما اسلام کے اصرار پر آپ نے جمعیۃ کے
ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیا لیکن شدید ترین
انتخابی دھاندلیوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے
پچھلے چھ ماہ سے آپ علیل تھے۔ آپ پر فالج
کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اور سرسام بھی ہو گیا تھا۔
جس کی وجہ سے تقریباً بات چیت سے بھی
معذور ہو گئے تھے۔ صرف اشاروں سے کبھی کبھار
بات کرتے یا ہاتھ اٹھا کر دعائیں دیتے تھے
اتفاق کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم
نانوتوی رح، حضرت مدنی رح کا وصال جمادی الاول میں
ہوا اور حضرت اقدس خورشید احمد صاحب رح کا
وصال بھی ماہ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ کی دس تاریخ
کو بوقت چار بجے صبح ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

